بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرعی اذان

اور

مروجہ صلوٰۃ وسلام

www.KitaboSunnat.com

رانا محمد شفیق خاں پسروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اذان کے ساتھ پڑھے جانیوالے مروجہ درود پر سیر حاصل بحث

غلط درود

کا

غلط ورود

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

رانا محمد شفیق خاں پسروری

ناشر

مجلس تنشیرِ حق کراچی

پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

25211
سس ف ہ - غ

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں۔

نام کتاب ــــــــــــ غلط درود کا غلط ورود
مرتبہ ــــــــــــ رانا محمد شفیق خاں پسروری
ناشر ــــــــــــ مجلس تنشیر حق کراچی
صفحات ــــــــــــ ۹۶
کتابت ــــــــــــ سیف اللہ خالد

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ ایوبیہ محمدی مسجد برنس روڈ کراچی
(۲) محمد خلیق خاں پسروری جامعہ ستاریہ ۲/۱۶ گلشن اقبال، کراچی ۴۷
(۳) سیف اللہ خالد جامعہ ابی بکر الاسلامیہ بلاک ۵ گلشن اقبال کراچی
(۴) پاک اکیڈیمی باب السلام مسجد آرام باغ کراچی
(۵) مکتبہ اہلحدیث پسرور ضلع سیالکوٹ
(۶) سبحانی اکیڈمی لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اپنے والد بزرگوارم کے نام

جنکی صحبت نے کتب بینی کا شوق بخشا

اللہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔ (آمین)

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر 20054

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

از استاذی المکرم شیخ الحدیث قاری عبدالحکیم صاحب کرم ال
مدیر صحیفہ اہلحدیث وشارح بخاری شریف وصدر مدرس جامعہ ستار
حامدًا ومصلیًا - دنیا میں بہت سے لوگ آئے ہیں اور چلے گئے
بہت سے جانے والے اپنے ساتھ اپنا سب کچھ سمیٹ کرلے جاتے ہیں
کچھ چھوڑ بھی جاتے ہیں تو وہ انکا چھوڑا ہوا ایسا نہیں ہوتا کہ اس کو کسی گ
شمار میں لیا جائے اور کچھ اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے پ
ایسے انمٹ نقوش ایسی ناقابل انکار حقیقتیں اور ایسی لا زوال دولتو
انبار چھوڑ جاتے ہیں کہ اگر کوئی انکو مٹانا چاہے یا انکی تکذیب کرنا چا
یا پھر انکو دونوں ہاتھوں سے لوٹنا چاہے تو نہ مٹا سکتا ہے، نہ انکا
سکتا ہے اور نہ ہی ان میں کسی قسم کی کمی کر سکتا ہے - انہی اللہ کے بند
میں سے ہمارے محترم مولانا محمد رفیق خاں صاحب پسروریؒ بھی تھے
کو اس جہان آب وگل سے گئے ہوئے ایک طویل عرصہ ہو گیا ہے۔ لی
انہوں نے دن رات کی محنت شاقہ سے جس گلستان کی آبیاری کی تھی
جسے اپنے خون و پسینہ سے سینچا تھا آج بھی وہ اسی طرح لہلہا رہا
اس کے پھول عوام الناس کے دماغوں کو معطر انکے قلوب کو سرور ا
انکی روحوں کو تازگی پہنچا رہے ہیں اسی چمنستان کے ایک روح پ
پھول ہمارے عزیز مولانا محمد شفیق خان پسروری ہیں جن کو موصوف
کی فرزندگی کا شرف ہے جس طرح چمنستان اسلام کی آبیاری ان
والد کر رہے تھے اسی طرح انہوں نے اپنے تن من دھن کی بازی اس کیلئے لگا
اگر کوئی بد باطن بد دماغ، بد قلب اور بد روح اس کے حسن کو ما
کے لیئے بد باطنی کی دھول ڈالنا چاہتا ہے یا وہ اس کی فرحت آفر
کی مہک سے چڑ کر غلاظت ڈالنا چاہتا ہے، یا پھر وہ اس کی شا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشنمائی سے جل کر اس میں گھاس پھونس اُگا کر اس کے خوش آگیں منظر روح پرور نظارے کو بھیانک بنانا چاہتا ہے تو یہ فوراً ہی اسے ان تمام گندگیوں غلاظتوں اور خس وخشاب سے صاف کر کے اس کے حسن کو نکھار کر چار چاند لگا دیتے ہیں۔

کچھ عرصہ سے اس چمنستان اسلام کے ایک مہک افریں پودے (اذان پنجگانہ) کو اجاڑنے کے لیئے کچھ سازشیوں نے اس کے ساتھ اپنا خار دار پودا (خود ساختہ درود) اور عوام الناس کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ یہ ہمارا لگایا ہوا پودا بڑا ہی روح پرور عطر بیز اور، خوش آگیں ہے۔ اگر چمنستان اسلام کے پودے اذان کے ساتھ ساتھ یہ بھی لگا رہے تو اس کے حسن پر مزید نکھار آجائے گا۔

ہمارے عزیز محمد شفیق سلمہٗ نے بالدلائل ثابت کیا ہے کہ اس سے اسکی خوشنمائی اور خوش منظری میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا بلکہ اس سے یہ پودا کملا جائے گا اس کے پھول کی خوشبو ختم ہو جائے گی ہو سکتا ہے کہ آگے چل کر یہ خار دار پودا لوگوں کو زخمی کرتا رہے۔ انکے ایمان کو چھلنی چھلنی کر دے اور پھر انکے تمام بدن کو گھن کھائی ہوئی لکڑی کی طرح کر کے آگ کا ایندھن بنا دے۔ ہماری ہر مسلم سے درخواست ہے کہ وہ اپنے گھر میں اس ہتھیار کو رکھے تاکہ بوقتِ ضرورت کام آئے۔ عزیزم کے لیئے دعا ہے کہ اللہ انہیں صحت وتندرستی اور ایمان کے ساتھ نہ صرف ان سے بلکہ ہم سے بھی اپنے دین ومتین کی خدمت لیتا رہے۔ اس پر مرتے دم تک قائم رکھے اسی پر موت آئے اور اسی پر حشر نشر ہو۔ (آمین)

کرم الجلیلی عفی عنہ

مدیر صحیفہ اہلحدیث کراچی

پیر۔ ۵ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

از

حضرت پروفیسر محمد یامین محمدی صاحب

صدر کلیہ قانون گورنمنٹ وفاقی اردو کالج کراچی

اسلامی شریعت کے دو ماخذ ہیں ایک قرآن مجید اور دوسری صحیح احادیث جو بات قرآن مجید کی آیت یا کسی حدیث سے ثابت ہو جائے وہی دین کہلاتی ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اور جو باتیں قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو وہ دین نہیں کہلا سکتی بلکہ ایسی بدعت کہلاتی ہیں ان کا مرتکب بدعتی کہلاتا ہے جسکا اسلام سے کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔

اسلام آج سے چودہ سو سال پہلے مکمل ہو چکا ہے۔ اب اس میں کسی ایسی بات کی گنجائش کہاں جسکا ثبوت قرآن اور حدیث میں موجود نہ ہو۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی

یعنی لوگو میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان پر مضبوطی سے عمل کرتے رہوگے ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ اللہ کی کتاب یعنی قرآن مجید اور میری، سنت یعنی حدیث رسول اللہ۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان ان دونوں چیزوں، پر براہ راست عمل کرتے رہے ترقی کرتے رہے، اور جب انہوں نے ان دونوں چیزوں کو چھوڑا مائل بہ زوال ہوگئے۔ آج ہمارے زوال وانحطاط، افتراق اور انتشار کا سبب یہی ہے کہ ہم نے کتاب وسنت قرآن وحدیث کو چھوڑ کر دین میں نئی نئی باتیں نکال لی ہیں اور انہیں دین کا درجہ دے دیا ہے۔

اذان اسلام کا شعار ہے، نماز پنجگانہ کے لیئے اذان کا طریقہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے رائج ہے جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسلام کے پہلے مؤذن تھے۔ بلالی اذان کے الفاظ بھی کتاب وسنت سے ثابت ہیں۔ لیکن ایک نام نہاد جماعت جس نے اپنے نام کے ساتھ اہل سنت والجماعت کا لیبل لگا رکھا ہے۔ اس جماعت نے ہر اذان سے پہلے اور بعض مساجد میں اذان کے بعد ایک ایسا درود جاری کیا ہے جسکا ثبوت نہ قرآن وحدیث سے ملتا ہے نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعامل سے بلکہ تابعین، تبع تابعین، محدثین، اولیاء اللہ اور بزرگان دین سے بھی نہیں ملتا۔ ان لوگوں نے بلالی اذان میں اضافہ کر دیا ہے اور جب اس کی تردید کی جاتی ہے تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر خود بھی درود بھیجا ہے، فرشتے بھی درود وسلام بھیجتے ہیں اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے اس لیئے اذان سے پہلے یا بعد میں درود " اور سلام سے روکنے والے گستاخ رسول ہیں۔ افسوس کا مقام ہے یہ اتنا نہیں جانتے بلکہ اس سے زیادہ یہ ہے کہ اسمبلی میں سوال اٹھائے جاتے پر ایک مرکزی وزیر نے اسکی تائید بھی کر دی ہے۔

بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ اس کے فرشتے درود وسلام بھیجتے ہیں اور ایمان والوں کو بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام بھیجتے رہنا چاہیے کیونکہ یہ محبت رسولؐ کی علامت اور نشانی ہے۔ مگر درود وسلام کا طریقہ اور الفاظ مواقع اور محل سب قرآن واحادیث سے ثابت ہیں۔ ان لوگوں نے اذان سے پہلے ایک ایسا درود ایجاد کیا ہے جو قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے۔

مولانا دانا محمد شفیق خان پسروری، جو ہماری جماعت کے ایک فاضل نوجوان میں جو درس نظامیہ سے فارغ التحصیل ہیں اور جنہوں نے وفاق المدارس کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کرکے ایم۔ اے کی سند بھی حاصل کر لی ہے۔ نیز الالسنۃ الشرقیۃ سے فاضل اردو میں امتحان میں بورڈ میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی اور جن کے بے شمار مضامین جماعت اہلحدیث کے مختلف رسائل وجرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں جو بہترین خطیب بھی ہیں جنکا مطالعہ کافی وسیع ہے اور جو ایسے عالم، فاضل، مناظر، صاحب قلم مجاہد مولانا محمد رفیق خان پسروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کی صحبت سے راقم مستفید ہوتا رہا ہے۔ ۲۷ کتب کے موٴلف تھے اور انکی سب کتابیں خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ انہوں نے بے شمار مضامین لکھے وہ ایک بلند پایا مصنف موٴلف اعلیٰ پایہ کے خطیب اور بہت بڑے مناظر تھے۔ ہزاروں افراد نے انکی تقاریر سن کر انکی کتب کا مطالعہ کر کے انکے مناظروں میں شرکت کر کے اپنے عقائد درست کیئے اور مسلک اہلحدیث قبول کیا۔ سینکڑوں مرزائی، عیسائی اور ہندو ان کی تبلیغ سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

مولانا مرحوم نے ساری زندگی جماعت اہلحدیث اور مسلک اہلحدیث کی خدمت انجام دی اسکا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں اپنے ذاتی خرچہ سے ۲۳ مساجد بنوائیں نیز انہوں نے اپنے ذاتی مکانوں کے نام آشیانہ اہلحدیث، کاشانہ اہلحدیث خانہ اہلحدیث، اہلحدیث نشیمن وغیرہ رکھے جس سے مسلک اہلحدیث سے انکی والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار ہے۔

ایسے فاضل عالم دین کے فاضل فرزند ہیں رانا محمد شفیق خان پسروری جنہوں نے میری ہدایت پر رد غلط درود کا غلط ورود کے نام سے اسی موضوع یعنی اذان سے پہلے اور بعد میں غلط درود اور اذان میں اضافہ کی تردید میں ایک تحقیقی مقالہ جو قرآن وحدیث اور آثار صحابہ اور تاریخی دلائل سے مزین ہے۔ انکی تحریر سادہ، دلنشیں، زبان ادبی خوبیوں سے مرصع رکاکت اور ابتذال سے پاک ہے اور پھر ہر بات دلیل سے ثابت کی ہے۔ موجودہ فضا کی اشد ضرورت کے پیش نظر اس علمی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیقی مقالہ کو افادۂ عام کے لیئے پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب یقینا دلچسپی سے پڑھی جائے گی۔ رانا محمد شفیق خان پسروری کی کئی کتب زیر طبع ہیں اور وہ یہ ہیں

۱:۔ لقب اہلحدیث
۲:۔ سواد اعظم اور اہلحدیث
۳:۔ تحریک اہلحدیث غیروں کی نظر میں۔
۴:۔ حدیث عبادہ اور محمد بن اسحاق
۵:۔ تحقیق البشر فی ضوء الکتاب والخبر

ان کتب کے علاوہ موصوف نے تیسیر مصطلح الحدیث از ڈاکٹر محمود الطحان کا اردو ترجمہ کیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ غلط درود کا غلط ورود کی طرح یہ کتب بھی شائع ہو کر مقبولیت خاص وعام کا درجہ حاصل کریں گے۔ انشاء اللہ۔

آخر میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کا نہ صرف خود مطالعہ کریں بلکہ اسکی اشاعت میں بھرپور حصہ لیں۔ وما علینا الا البلاغ

خادم الاسلام والمسلمین
محمد یامین محمدی غفرلہ
۱۸ مارچ ۱۹۸۶ء بمطابق ۶ رجب المرجب
۱۴۰۶ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

السلام علی من اتبع الھدیٰ !

محترم قارئین !

ان دنوں اذان سے قبل غلط درود موضوعِ بحث بنا ہوا ہے قریباً ہر صاحبِ علم وشعور نے اس فعل کو غیر صحیح اور بدعت قرار دیا ہے حتیٰ کہ بریلوی علماء میں سے بھی سلجھے لوگوں نے ایسا ہی کہا اور لکھا۔ مگر چند افراد نے محض سیاسی مفاد کے لیئے اسے غلط رنگ دیکر الجھانے کی کوشش کی۔ الحمدللہ! علماءِ حق نے اس پر سیر حاصل بحثیں کیں اور ثابت کیا کہ یہ بدعت اور دین میں اضافہ ہے۔ میں نے بھی احقاق حق کے لیئے مختصراً اس پر لکھا ہے اور کوشش کی ہے کہ مختلف پہلوؤں سے اس پر بحث کروں۔ اس کتاب میں (جو کہ تحقیق سے زیادہ تالیف کی حیثیت رکھتی ہے) آپ دیکھیں گے کہ الگ انداز ہے اور ایسا محض تفہیم کے لیئے ہے۔

مروجہ درود کے بدعت ہونے میں کسی کو بھی اختلاف نہیں میری عمر بہت کم ہے مگر میں نے خود دیکھا ہے کہ اس کو ماضی قریب میں ہی رواج دیا گیا ہے۔ (وہ بھی صرف پہچان کے لیئے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتی کہ برصغیر میں سے صرف پاکستان میں ہندوستان میں اسکا ایسا رواج نہیں۔ آج ہی ایک محفل میں سندھ مسلم لاء کالج کراچی کے عقب میں واقع مسجد گلزار کے خطیب و امام جناب شاہ محمد حسین صاحب کردیزی نے فرمایا کہ۔

پچھلے دنوں مولانا عبد المصطفٰے الازہری کے بھائی جامعہ اشرفیہ مبارک پور (انڈیا) کے شیخ الحدیث مولانا ضیاء المصطفٰے تشریف لائے اور مروجہ درود کو دیکھا تو اس کو بُرا سمجھا اور فرمایا یہ کیوں شروع کر رکھا ہے؟ (شاہ صاحب نے مزید کہا کہ یہ صرف پاکستان میں ہے)

ایسے ہی فرمایا مولانا رضاء المصطفٰے صاحب نے "یہ کراچی کے میمنوں نے ایجاد کیا ہے اور دعائے ثانی بمبی کے میمنوں نے" نیز کہا کہ ہم نے خود اکثر محفلوں میں اس کے اذان سے قبل خاتمے کی بات کی ہے، امر واقعہ یہ ہے کہ مروجہ درود پاکستان میں ہی نظر آئیگا خصوصًا اس شد و مد سے۔

ایک رسالہ ہے "الفلاح باتباع النبی الرحمۃ والنجاۃ بالاجتناب عن البدعۃ" لکھنے والے ہیں "رحمت اللہ الحسینی الچشتی القادری النقشبندی السہروردی الجالندھری۔

اس میں موصوف "ثلاثۃ رھط" والی حدیث (کہ جس میں تین افراد کے اعلانِ عبادت کہ میں ساری ساری رات عبادت کروں گا، میں ہر روز روزہ رکھا کروں گا اور میں ہرگز شادی نہ کروں گا۔ اور اس اعلان پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈانٹ ہے) نقل کر کے لکھتے ہیں۔

ف ۲ :۔ صاحبِ مظاہر حق نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رد ہے ان پر جو بدعت حسنہ نکالتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں عبادت ہی کی قسم سے تھیں، مگر سنت پر زیادہ تھیں پسند نہ فرمائیں اور منع فرمایا پس جو عبادت حضرت سے ثابت ہووے اس کو اسی طرح ادا کرے کمی زیادتی نہ کرے۔

ف ۳:۔ اور جو چیز حضرت سے ثابت نہ ہو اس کو عبادت سمجھ کر کرنا زیادہ بُرا ہوا۔ زمانہ حال میں جو اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کہہ رہے ہیں وہ بھی اسی قسم سے ہے۔ اذان پر زیادتی کے مشابہ ہے۔ ائمہ اربعہ میں سے کسی امام سے بھی ثابت نہیں ہے مقلد تو اپنے امام کی تقلید کرتا ہے اگر یہ زیادتی اذان پر درست اور جائز ہے۔ ائمہ مجتہدین اور صحابہ کرام اور خیر القرون کے لوگوں کو حضور سے بہت عشق تھا اگر یہ صلوٰۃ کی زیادتی اذان پر جائز ہوتی تو وہ حضرت ضرور اذان پر صلوٰۃ اور سلام کی زیادتی کرتے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ بدعت اگرچہ ظاہر میں اچھی بھی ہو تو پھر بھی بدعت کو چھوڑ کر سنت پر عمل کرنا بہتر ہے۔ اذان کے ساتھ صلوٰہ وسلام کہنا سنت کے متزاحم اور مخالف ہے۔ سنت یہی ہے کہ اذان بلا صلوٰۃ اور سلام کہی جائے۔ حضورؐ اور صحابہ کرام اور تابعین یا تبع تابعین کے زمانہ میں اسی طرح اذان نہیں ہوئی۔

۔ وعن غضیف بن الحارث الثمالی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلها من السنۃ فتمسك بسنۃ خیر من احداث بدعۃ (رواہ احمد مشکوٰۃ)

اور روایت ہے غضیف بن حارث ثمالی سے کہا حضور نے فرمایا کہ کسی قوم نے بدعت (مزاحم سنت) نہیں نکالی مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھائی جاتی ہے مانند اس کی سنت سے ہے پس سنت کے ساتھ چنگل مارنا بہتر ہے۔ بدعت نکالنے سے۔ (احمد، مشکوٰۃ)

ف ۱ :- سنت پر عمل کرنے سے نور پیدا ہوتا ہے اور سنت کو چھوڑنے اور بدعت کرنے میں بدعت میں گرفتار ہونے میں تاریکی قلب میں پیدا ہوتی ہے آداب سنت کا رعایت کرنے والا مقام قرب کی طرف ترقی کرتا ہے اور سنت کے ترک کرنے سے تنزل کرتا ہے یہ افضل کے چھوڑنے کا سبب بن جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مرتبہ قساوت قلبی کو پہنچتا ہے کہ اس کو رین اور طبع کہتے ہیں۔ سنت کے ساتھ چنگل مارنا بہتر ہے بدعت نکالنے سے اگرچہ حسنہ ہو، بدعت نکالنے والا درپردہ نبی کی ختم نبوت پر حملہ کرتا ہے کیونکہ نئی عبادت نکالنا خدا اور نبی کا کام ہے کیونکہ بدعت کہتے ہی اس نئی چیز کو ہیں جسے عبادت سمجھ کر کیا جائے۔

احادیث مذکورہ میں سنت پر زیادتی کو مطلقاً منع فرمایا اور بدعت سے مطلق منع کر دیا اور دو ازمنہ مشہود لہا بالخیر،، میں اذان بغیر صلاۃ اور سلام کے ہوتی رہی۔ لہٰذا صلوٰۃ و سلام کے ساتھ اذان کہنا اذان پر زیادتی کے مشابہ بھی ہے اور بدعت بھی ہے۔ ممنوع ہے۔

ف ۲ :- ذکر جلی جو کہ بالاتفاق مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے نزدیک اور بالاتفاق مشائخ سلسلہ عالیہ قادریہ کے نزدیک شریعت اور طریقت کے مقصود (احسان اور رضائے الٰہی)

اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔

حضور نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے کہ گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ ہو سکے کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے پس تحقیق وہ تجھے دیکھ رہا ہے) کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے یا انہیں لسانی بالاتفاق مشائخ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ یہ معاون ذکرِ خفی ہے جو کہ انکے نزدیک مقصود کو حاصل کرنے، کا ذریعہ ہے اس کے لیے مولانا رضا احمد خاں صاحب کے نزدیک حد مقرر ہے کہ نہ اپنے آپ کو ایذا ہو نہ کسی نمازی اور نہ کسی مریض اور نہ کسی سونے والے کو تکلیف ہو۔

احکام شریعت حصہ دوم ص ۱۸۴

جب ذکر جلی حد معین کے ساتھ جائز ہے تو یہ مروجہ صلوٰۃ وسلام لاؤڈ اسپیکر پر چیخ چیخ کر بلند آواز کے ساتھ بلا کسی حد معین کے کہاں سے جائز ہو گا۔؟ جس کو دیگر علماء کرام بدعت کہہ رہے ہیں یقینا درست نہیں ہے کیونکہ صلوٰۃ وسلام پکارنے والا۔ ۔ ۔ ۔ یہ بالکل معلوم نہیں کرتا کہ جہاں تک اس کی آواز پہنچ رہی ہے کوئی مریض نہیں ؟ یا کوئی نمازی تو نہیں جو نماز پڑھ رہا ہو یا کوئی شخص مراقبہ تو نہیں کر رہا یا کوئی شخص سو تو نہیں رہا کہ اس کو تکلیف پہنچ رہی ہو جب کسی چیز کو دریافت نہیں کرتا تو خاں صاحب کے فتوی کے مطابق صلوٰۃ وسلام بھی حد جواز سے باہر ہے لہذا ہر طرح ممنوع ہی رہے گا۔

الحاصل صلوٰۃ وسلام مروجہ خواہ آذان سے پہلے ہو خواہ اذان کے بعد ہو یا اس کے علاوہ کسی دوسرے وقت میں بہر صورت لاؤڈ اسپیکر پر جو ہو رہا ہے وہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے فتوی سے بھی ممنوع اور ناجائز ہے کیونکہ اس سے مراقبہ کرنے والے کے مراقبہ میں نمازی کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بعض مریضوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ بعض مساجد میں فرض کی نماز باجماعت سے فارغ ہو کر سلام کے فوراً بعد کلمہ طیبہ کا ذکر بلند آواز سے شروع کر دیتے ہیں جس سے نمازیوں کو جن کی ایک یا دو رکعت جماعت سے باقی رہ گئی تھی اس کو ادا کر رہے ہوتے ہیں یا جو لوگ بعد میں آکر نماز پڑھتے ہیں) انکی نمازوں میں خلل واقع ہوتا ہے اور ان سب کو تکلیف ہوتی ہے اس ذکر کا بھی کہیں ثبوت نہیں۔ یہ سنت کے خلاف ہے یہ بھی خانصاحب کے اسی فتویٰ سے ممنوع اور ناجائز ہے (صفحہ ۱۸ تا صفحہ ۲۲)

یہ تو تھی جناب رحمت اللہ کی تحریر میں نے اسی کتاب میں بریلوی علماء کی اور تحریریں بھی لکھی ہیں۔ انشاء اللہ العزیز آپ اس کتاب کو کسی طرح بھی تشنہ نہ پائیں گے۔ اپنی اس ابتدائیہ بات سے قبل چاہتا ہوں کہ آپ پروفیسر محمد مقبول صاحب قاضی کے درس حدیث۔ الاسلام ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء سے بھی ایک اقتباس ملاحظہ فرمالیں۔ قاضی صاحب تفصیلی گفتگو فرما کر آخر میں لکھتے ہیں۔

آذان کا آغاز آنحضرت کے زمانہ ہجرت کے ابتدائی ایام میں ہوا مگر اسوقت آپ کے کسی مؤذن نے قبل از آذان کبھی بھی درود و سلام نہ پڑھا جو اس بات کی علامت ہے کہ اذان سے قبل ان کلمات کا کہنا غیر مسنون اور بدعت ہے اگر یہ کام نیکی کا ہوتا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ، حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت ابو محذورہؓ اس کے ثواب سے کیوں محروم رہتے؟ اور فقہاء اربعہ اس کی تعلیم و تلقین کیوں نہ فرماتے؟ کیا یہ سب مقدس اور پاک ہستیاں شان رسالت کی منکر تھیں؟ یا وہ بزرگ درود و سلام کے منکر تھے؟ اہل بدعت اذان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل جو اور جس انداز سے درود و سلام پڑھتے ہیں اس میں ان کی نیت ثواب حاصل کرنے کی ہوتی ہے۔ محض عادتاً یا رسماً تو ایسا نہیں کرتے اس بناء پر یہ فعل بدعت شمار ہوتا ہے یہ اصول صرف اذان تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام اسلامی شعائر میں اس کا اطلاق ہوتا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام سفیان بن عیینہ نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص زیادہ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے حج کا احرام میقات کی بجائے مدینہ ہی سے باندھ لے تو اس کا کیا حکم ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ نے فرمایا!۔

هذا مخالف لله و رسوله اخشى عليه الفتنة في الدنيا والعذاب الاليم في الاخرة اما سمعت قوله تعالیٰ فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم۔

ایسا شخص اللہ اور رسول کا مخالف ہوگا اور مجھے ڈر ہے کہ دنیا میں کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائے اور آخرت میں عذاب الیم میں گرفتار نہ ہو جائے کیا تم نے اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ جو لوگ اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ انہیں فتنہ میں مبتلا نہ کر دیا جائے یا وہ دردناک عذاب میں نہ گرفتار ہو جائیں۔

اگر کوئی شخص اس مقام سے احرام نہ باندھے جہاں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے اور حصول ثواب کی خاطر مدینہ ہی سے باندھ لے تو اس کے متعلق تو امام مالک رحمۃ اللہ کا یہ فتویٰ ہے اور اگر کوئی شخص اذان کو وہاں سے شروع نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے جہاں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے تو وہ
بھی اللہ اور رسول کا معاند و مخالف ہوگا اور اسے بھی دنیا میں
فتنہ اور آخرت میں عذاب الیم سے ڈرنا چاہیے۔ اسی طرح،
ایک شخص حضرت زبیر بن بکار کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس
نے دریافت کیا کہ!

اے ابو عبداللہ میں کہاں سے احرام باندھوں آپ نے فرمایا
ذوالحلیفہ سے جہاں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام
باندھا تھا۔ سائل نے کہا میں مسجد نبوی سے احرام باندھنا چاہتا
ہوں آپ نے فرمایا ایسا مت کرنا سائل نے کہا میں تو مسجد نبوی
میں قبر کے پاس سے احرام باندھنے کا عزم رکھتا ہوں۔ آپ نے
فرمایا ایسا مت کرنا مجھے ڈر ہے کہ تمہیں اللہ تعالےٰ کسی امتحان
و آزمائش میں نہ ڈال دے اس نے کہا اس میں ایسی کون سی بات
ہے صرف چند میل ہی تو ہیں جن کا احرام کی حالت میں اضافہ ہو
جائے گا اس پر حضرت زبیر بن بکار نے فرمایا!

وای فتنة اعظم من ان تری انك سبقت
الی فضیلة قصر عنها رسول الله صلی
الله علیه وسلم انی سمعت الله تعالی یقول
فلیحذر الذین الایة

کہ اس سے بڑا فتنہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ تم یہ سمجھو کہ تم ایک ایسی
فضیلت اور شرف حاصل کر رہے ہو جو رسول اللہ کو حاصل نہ
ہوئی۔ میں نے اللہ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ جو لوگ رسول اللہ کے
امر کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ کسی فتنہ میں نہ گرفتار ہو جائیں یا انہیں دردناک ،، عذاب نہ آئے ۔ مسجد نبوی بیت اللہ کے بعد اشرف ترین زمین کا ٹکڑا ہے اور رسول اللہ کی قبر کی جگہ بھی مبارک و مقدس جگہ ہے ۔ جب وہاں سے احرام باندھنا حرام ہے ۔ کیونکہ اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مخالفت پائی جاتی ہے تو اذان سے پہلے درودی کلمات پڑھنے والا اللہ کے عذاب سے کیوں نہیں ڈرتا ۔ امام مالک کے عہد میں ہی اذان کے سلسلہ میں ایک بدعت پیدا ہوئی تھی ۔ اور وہ یہ کہ جب موذن اذان سے فارغ ہو جاتا تو اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں لوگوں کو جگانے کے لیئے قد قامت الصلوٰۃ ، حی علی الصلوٰۃ ، حی علی الفلاح کہتا پھرتا امام مالک نے فرمایا یہ تثویب ضلالت اور گمراہی ہے کیونکہ اس کا ثبوت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے نہیں ملتا ۔ آپ نے فرمایا :-

التثویب ضلال ومن احدث فی ھذہ الامۃ شیئا لم یکن علیہ سلفھا فقد زعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خان الرسالۃ لان اللہ تعالیٰ یقول الیوم اکملت لکم دینکم فما لم یکن یومئذ دینا لا یکون الیوم دینا ۔

(الاعتصام)

تثویب ضلالت ہے اور جس شخص نے اس امت میں نیا کام پیدا کیا اس نے یہ کہا اور سمجھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ رسالت نے تمہارے لیئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور جو عمل رسول کے عہد میں دین میں نہ تھا وہ آج بھی دین نہیں ہے ۔

امام مالک کا ارشاد اور استدلال اسقدر واضح ہے کہ مزید کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت کی ضرورت نہیں امام مالکؒ سے قبل اس قسم کے خیالات کا اظہار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، بھی فرما چکے تھے۔

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا!۔

کل عبادة لم یتعبدها اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تعبدوها فان الاول لم یدع للاخر مقالا فاتقوا اللہ یا معشر القراء وخذوا طریق من کان قبلکم ؎

ہر وہ عبادت یعنی نیکی کا کام جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے نہیں کیا اسے نیکی سمجھ کر مت کرو پہلے لوگوں (صحابہؓ) نے بعد میں آنے والوں کے لیئے کسی بات کی کمی نہیں چھوڑی اے گروہ قراء اپنے سے پہلے لوگوں کا راستہ اختیار کرو۔ ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ دیگر بدعات کیطرح اذان سے قبل اور بعد درود وسلام بھی خلاف سنت ہونے کی بنا پر گمراہی اور ضلالت کے زمرہ میں آتا ہے۔

کیونکہ یہ ایک بدعت ہے اور حضور نے فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے رابطۂ عالم اسلامی دنیا بھر کے اہل سنت علماء اور مسلمانوں کے شکریہ کی مستحق ہے کہ اس نے اس فعل کو علی الاعلان بدعت قرار دے دیا ہے اور مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ اس بدعت سے احتراز کریں اور اہل بدعت نے اس اعلان پر جو شور وغل مچایا ہے اسے خاطر میں نہ لائیں۔

یہ بدعت کہ جس کے ضلالت اور گمراہی ہونے میں کوئی شک ہی نہیں ہے اس زور شور سے کی جا رہی ہے کہ سر شرم سے جھک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے اگر یہ امر اختلافی ہوتا اور اسکا کم از کم ثبوت خیر القرون میں ہوتا تو اس کے خلاف قطعی کچھ نہ لکھا جاتا افسوس تو اس بات کا ہے کہ وہ مسئلہ جو روز روشن کیطرح واضح ہے اور جس کو تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور دانشور صاحبان ایک ہی طرح کے حکم میں رکھتے ہیں اسکا حلیہ بگاڑا جا رہا ہے اور اس میں تحریف اور دھندلی کر کے اس دین کہا جا رہا ہے اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو (جو درحقیقت صحیح بات کہتے ہیں) کے مقابلے میں ملک گیر احتجاج کی دھمکی دی گئی ہے۔ حالانکہ اہل حق اس طرح کی دھمکیوں اور احتجاجوں سے ذرا بھی خوف محسوس نہیں کرتے بلکہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سروں پر کفن باندھے رہتے ہیں۔

یاد رہے کہ بریلوی گروہ کے حکیم الامت احمد یار خاں گجراتی جاء الحق صفحہ ۱۹۰ ج ۱، اعلیٰحضرت بریلوی احکام شریعت صفحہ ۱۳۴ ج ۱ ایذان الاجر فی اذان القبر صفحہ ۳۹ پر مولوی عبدالسمیع بریلوی انوار ساطعہ صفحہ ۹۹ میں لکھتے ہیں کہ اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام ۷۸۱ھ میں ایجاد ہوا جب کہ شرکیہ کلمات جو آجکل مروج ہیں احمد رضا خاں کے بتائے ہوئے ہیں جنھیں اذان سے مولوی سردار احمد لائلپوری نے خاص کیا اور کراچی میں مولوی اکاڑوی لایا۔

ایک بات یہ بھی جان لیں کہ جب مروجہ درود کے رواجیوں کو اس امر قبیح سے روکا جاتا ہے تو کہتے کہ یہ درود کے منکر ہیں میں نے ایک باب یہ بھی رکھا ہے کہ درود کا منکر کون ؟" جس سے پتہ چلے گا کہ منکر ہم نہیں رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو درود فرض ہے اور امام ابن قیمؒ نے درود شریف پڑھنے والوں کے لئے جو چالیس فوائد ذکر کئے ہیں ہم ان کے قائل اور معترف ہیں ان چالیس میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

۲:۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔

۳:۔ دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۴:۔ دس برائیاں دور کیجاتی ہیں۔

۵:۔ دعا سے قبل پڑھا جائے تو قبول کیجاتی ہے ورنہ زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے

۶:۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

۷:۔ گناہ معاف ہوتے ہیں۔

۸:۔ مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔

۹:۔ سب سے زیادہ پڑھنے والا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن اس کے لیئے لازم ہے کہ وہ صرف منقول عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم درود پڑھے من گھڑت اور غلط الفاظ والا نہیں۔ اور الحمدللہ ہم اس پر عامل ہیں) جب کہ یہ درود ابراہیمی (جو کہ منقول از رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے) کو نا مکمل کہتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ "رضائے مصطفیٰ ماہ جمادی الثانی، تفسیر نورالعرفان صفحہ ۶۷۸ مرآۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۹۸ ج ۲"

اتنا اور بھی یاد رکھیئے مولوی احمد رضا خاں کہتے ہیں۔ اس عبدہٗ و رسولہٗ سے (کہ عبد پہلے اور رسول بعد میں ہے) مجھے ایسی ناگواری ہوتی ہے گویا تیر سینے سے پیٹھ کر نکل گیا۔ ملاحظہ فرمایئے الملفوظ صفحہ ۴۹ ج ۴

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے مختصر کرنے کے باوجود کچھ طویل ہوگی ہے۔ لیکن کہیں بھی طوالت محسوس نہ ہوگی بلکہ ہر بات مفید اور لازمی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کے تحریر میں آنے کی وجہ جناب پروفیسر محمد یامین محمدی صاحب کا حکم تھا میں نے تعمیل میں اختصار سے کام لیتے ہوئے یہ مضمون چند دنوں میں ہی لکھ کر (آج سے قریباً سوا مہینہ قبل) حاضر کر دیا بعدہ قاری عبدالخالق صاحب رحمانی، قاری عبدالحکم صاحب کرم الجلیلی (شارح بخاری و مدیر صحیفہ، مولانا عبدالقہار سلفی صاحب محشی قرآن و مفتی جماعت غرباء اہلحدیث) مولانا تاج الدین حنفی فاضل مظاہر العلوم الحنفیہ سوات، حضرت الامام مولانا عبدالرحمٰن سلفی صاحب امیر جماعت غربا اہلحدیث اور دیگر اساتذہ و علماء نے ملاحظہ کیا اور پسندیدگی کے اظہار کے ساتھ اس کی اشاعت کا کہا مگر ایک طالب علم اور وہ بھی غریب الدیار کہاں سے شائع کرتا بہرحال تائید ربانی اور دوستوں کے تعاون سے (قطرہ قطرہ دریا کی مصداق) تنشیر حق اور اظہار حقیقت کے لیئے کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ انجانے اور کم علمی کی وجہ سے کوئی غلطی پائیں تو مجھے آگاہ فرمادیں تاکہ اصلاح کر لی جائے۔

مرکز تنشیر حق (انشاءاللہ) اپنی غربت وافلاس اور کوتاہ ہمتی کے باوجود امر بالمعروف والنھی عن المنکر، میں (حتی الامکان) میں مصروف رہے گا۔ اللہ تعالیٰ معاون رہیں آمین)

آخر میں اللہ سے دعا کریں کہ وہ میرے آپ کے سب کے ناصر و حافظ رہیں اور ہمیں صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائیں نیز والدی ماجدی مناظرِ اسلام مولانا محمد رفیق خاں پسروری رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائیں۔ اور مجھے اور میرے بھائیوں کو صحیح معنوں میں انکا خلف الرشید بنائیں۔ (آمین)

فقط   رانا محمد شفیق خاں پسروری

کراچی ۹ دسمبر ۱۹۸۵ء
۲۶ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غلط درود کا غلط ورود

جتنا عالم اسلام اور پاکستان کے عوام کے اتحاد و اتفاق پر زور دیا جاتا ہے اتنا ہی "بعض الناس"، فتنہ و فساد پھیلا رہے ہیں نت نئے بہانے بنا رہے ہیں، اور غیر حقیقی فسانے تراشتے شور شرابہ مچاتے اور جہالت پھیلاتے چلے جا رہے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ اپنے کو نفاذِ اسلام کے علمبردار، ملک و ملت کے وفادار، حق کے داعی، عالم اسلام کے بہبود کے تمنائی اور قرآن و سنت کے شیدائی کہلاتے ہیں۔ حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے کہ محض اختلافات کو ہوا دینے، امت محمدیہ میں فساد پھیلانے مسلمانوں کا سکون و اطمینان غارت کرنے اور اعلائے اسلام و اسلامیاں کو خوش کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے رائی کا پہاڑ بناتے اور ہوائیاں اڑاتے رہتے ہیں مثال کے طور پر ڈائریکٹوریٹ اوقاف آف اسلام آباد کے حالیہ نوٹیفکیشن " پر انہی بعض الناس" میں سے "بعض"، کا جاہلانہ، متعصبانہ اور غیر صحیح ردعمل ہے۔ اور یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ردعمل اسوقت شروع جب اخبارات میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی۔

"اوقاف ڈائرکٹوریٹ اسلام آباد کے ایک سرکلر حوالہ ۵ (۳) اوقاف مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۸۵ء میں کہا گیا ہے کہ سپریم کونسل برائے مساجد کا سالانہ دستوری اجلاس ۱۹۸۵ء رابطہ عالم اسلامی کے مرکزی دفتر مکۃ المکرمہ میں منعقد ہوا، جس میں مختلف سفارشات کی گئیں، سفارش نمبر ۳ میں کہا گیا ہے کہ مجلس تمام ذمہ دار مساجد کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرواتی ہے کہ اذان سے پہلے کسی ایسے عمل سے اجتناب کیا جائے جو کہ بطور بدعت ایجاد کردہ ہے نیز اس میں کہا گیا ہے کہ اذان سے قبل درود و سلام پڑھنے سے اجتناب برتا جائے۔ (نوائے وقت ۲۴ ستمبر ۱۹۸۵ء)

اس محکمہ اوقاف کے سرکلر پر نہایت جذباتی قسم کی تنقید کی گئی، بلکہ بعض نورانیوں (لفظ نورانی "نو" اور "ران" کے مرکب سے منسوب ہے) کی طرف سے ملک گیر احتجاج کی دھمکی بھی دی گئی۔ حالانکہ ذرا سی بات تھی جس کو فسانہ بنا دیا گیا ہے اور ایسا محض فتنہ و فساد کی غرض سے ہوا ہے ورنہ احتجاجی گروہ بھی جانتا ہے کہ سرکلر شریعت کے مطابق ہے اس میں خلاف حقیقت کوئی بات نہیں اور پھر سرکلر میں حکم سے زیادہ ایک واقعہ کا بیان ہے۔ نیز اوقاف میں اس "احتجاجی" "خواہ مخواہ" گروہ کے علاوہ اہلحدیث دیوبندی وغیرہ مسالک کی مساجد بھی ہیں۔

خواہ مخواہ کے احتجاجیوں کے غلط پروپیگنڈہ سے دشمن ملک عناصر بھی فائدہ اٹھا کر بات کو اچھال رہے ہیں، ملک پاکستان پہلے ہی نامساعد حالات سے گزر رہا ہے ایسے میں غیر حقیقی اور غلط بات کو بنیاد بنا کر فتنہ و فساد کا موجب بنانا اور عوام کو آپس میں مذہب کے نام پر لڑانا محض سیاسی چال اور ملک دشمنی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ اس ردعمل کا مذہب سے کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق نہیں بلکہ عمدہ شریعت مطہرہ کی بلند بانگ اور ظاہراً مخالفت ہے۔ ہم اس مضمون میں مختصراً اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں گے، تاکہ واضح ہو سکے کہ حقیقت کیا ہے؟ اور اہل حق کون ہیں؟ نیز ان سیاسی دغابازوں اور اور ملک دشمنوں سے واقفیت ہو سکے جو مسلم عوام کو الجھا رہے ہیں

ہم اپنی بحث کو چند مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کریں گے تاکہ اسے بالتفصیل سمجھا جا سکے۔

- شرعی اذان، اذان کا معنیٰ و مفہوم، اس کے اصل کلمات
- درود حقیقی، درود کا معنیٰ و مفہوم
- درود اور اذان کا صحیح تعلق۔
- اصلی درود اور نقلی درود میں فرق غلط درود کے مضرات

درود کا منکر کون؟

متفرق باتیں اور تفصیلی کلمات۔

شرعی اذان

سب سے پہلے ہم اذانِ شرعی اس کے معانی اور اصل کلمات پر بحث کرتے ہیں۔

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور مسجد بنائی تو دربار رسالت میں مجلس مشاورت قائم ہوئی جس میں یہ امر پیش ہوا کہ کوئی چیز بطور نشانیٔ وقتِ نماز مقرر کرنی چاہیے۔ تاکہ لوگ اس کے ذریعے (مطلع ہوکر) نماز کے لیئے حاضر ہوں۔

ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استشار الناس بما یجمعھم الی الصلوٰۃ (الحدیث)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر ایک سے نے اپنی رائے پیش کی۔ بعض نے کہا کسی بلند جگہ پر آگ روشن کرنی چاہیے تاکہ لوگ اس کو دیکھ کر جمع ہو جائیں، کسی نے نرسنگھا، پھونکنے کی تجویز پیش کی تاکہ لوگ اس کی آواز سن کر مسجد میں حاضر ہوں کسی نے ناقوس بجانے کا مشورہ دیا۔ لیکن صدر مجلس صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی مشورے کو قبول نہ کیا کیونکہ ان میں سے ہر ایک غیر کے طریقے کی پیروی تھی، مجوس آگ جلاتے تھے، یہود نرسنگھا پھونکتے تھے اور عیسائی ناقوس بجاتے تھے (اسلام نے کسی کی پیروی نہ کی، تاکہ ان گمراہ شدہ قوموں سے کسی طور ملاپ اور مشابہت نہ ہو، اسلام انفرادیت وحقیقت کا دین ہے۔ اس کے ہر ہر حکم وعمل میں اللہ ورسول سے تعلق شریعت مطہرہ کا فلسفہ اور انفرادیت وتشخص ہے۔ آگ نرسنگھا اور ناقوس محض اجتماع کرنے کی علامتیں تھیں جب کہ یہ اسلام کے اعلام واعلان کے تقاضے سے پورے نہ کر سکتی تھیں، جب کہ آذان میں توحید الٰہی رسالت محمدیہ، امت کی اصلاح وفلاح وغیرہ کا سبق واظہار اور نماز کے لیئے اعلام واعلان بھی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ علامات پر مبنی مشوروں کو قبول نہ کیا۔ بخاری ومسلم میں ابن عمر رض سے منقول ہے کہ (مندرجہ بالا مشوروں کے قبول نہ کرنے پر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے تجویز بیان کی کہ ،،

،،اَوَ لَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ،،

یعنی کیا نہیں بھیجتے تم ایک مرد کو کہ نماز کے لیئے پکارے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (حضرت بلال کو) حکم دیا کہ اے بلال رض! کھڑا ہو اور آواز لگا۔

چنانچہ بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے پکارا نماز کے لیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی یہ پکار شرعی آذان نہ تھی بلکہ حاشیہ سندھی نسائی، طبقات ابن سعد، تنقیح المرواۃ، تخریج المشکوٰۃ، نیل الاوطار، وغیرہ کتب میں ہے کہ یہ محض ندا تھی، چنانچہ بیہقی جلد ا ص ۳۹۰ میں ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں عہد نبوی میں نماز کے وقت ایک شخص راستے میں دوڑتا ہوا جاتا اور الصلوٰۃ الصلوٰۃ کی دہائی دیتا جاتا۔ بیہقی ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ:۔

كَانُوا يَجْتَمِعُونَ لِلصَّلٰوةِ يُؤَذِّنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

کہ نماز کے لیئے یوں جمع ہوتے کہ ایک دوسرے کو پکار کر نماز کے لیئے آگاہ کر دیتے۔

اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی تسلی نہ ہوئی کہ یہ ندا غیر کافی تھی۔ چنانچہ پھر مجلس مشاورت قائم کی گئی۔ اس میں دیگر مشوروں کے علاوہ ایک مشورہ جھنڈا لہرانے کا تھا۔ لیکن کوئی مشورہ قابل قبول نہ ہوا۔ آخر کار یہ مجلس برخاست ہوگئی (تمام صحابہ اس فکر میں تھے کہ اجتماع صلوٰۃ کے لیئے کیا علامت ہو؟ ابوداؤد اور دارمی نے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص ناقوس کو ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھا، میں نے اس سے کہا کہ یہ مجھے دے دو اس نے غرض پوچھی تو میں نے اجتماع صلوٰۃ بتائی۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ چنانچہ میرے اقرار پر اس نے "اذان مشہودہ و شرعیہ سکھلائی اور ایسے ہی تکبیر معروفہ، بھی بتلائی جب صبح ہوئی تو میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر تمام واقعہ سنایا۔ آپ نے اس کی تصدیق کی اور بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا کر دیا کہ جو میں نے رات والے فرد سے سیکھا ہے وہ اس کو (بلال کو) بتلاتا جاؤں اور بلال رض بلند آواز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(انہی کلمات سے) اذان دے۔
یہ آذان جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنی تو گھر سے اپنی چادر کھینچتے ہوئے جلدی سے نکلے اور مسجد میں آکر کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو حق کے ساتھ بھیجنے والی ذات پاک کی قسم! میں نے بھی خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" فللہ الحمد "، احادیث کی اکثر کتب کے ساتھ ساتھ یہ واقعہ فقہ کی اکثر کتب میں بھی ہے۔ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ میں گیارہ صحابہ، مرقاۃ، فتح الباری بحوالہ طبرانی میں حضرت ابوبکرؓ کا امام غزالی نے الوسیط میں دس صحابہ اور جیلی نے شرح تنبیہ میں چودہ کا خواب دیکھنا لکھا ہے اگرچہ ائمہ میں سے بعض نے ان افراد کا خواب دیکھنا نہیں مانا اور اس پر بحث کی ہے۔ بہرحال ہمارا یہ بحث لکھنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ سمجھا جا سکے کہ اذان کی اہمیت اور حقیقت کیا ہے؟ اذان نماز کے لیئے ایک اعلام ایک اعلان اور شعار ہے۔ اس کا ہر ہر کلمہ نماز کی تمام دعاؤں اور کلمات کی نشاندہی کرنا اور دعوت دین کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اذان اور نماز کا تعلق ایک مقدمہ[1] کتاب کی طرح بھی ہے اور خلاصہ کی مانند بھی۔ (اس کی وضاحت آگے آئے گی)

www.KitaboSunnat.com

[1] اذان کو مقدمہ کتاب اس لیئے قرار دیا کہ اس میں وہی مضمون ہے جو نماز کی دعاؤں میں ہے۔ یہاں مختصراً اور اشارۃً ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان کا لغوی معنیٰ

عربی محاورہ میں اذان کا معنیٰ پکارنا، خبر دینا، سنا دینا وغیرہ ہے اور مطلب سب کا ایک ہی ہے۔

قرآن پاک میں ہے "اَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلَی النَّاسِ" الآیۃ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے (لوگوں کو حج کے دن) یہ سنا دینا کہ اللہ مشرکوں سے بیزار ہے۔ سورہ یوسف میں ہے کہ "ثُمَّ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ"، یعنی پھر پکارنے والے نے پکارا (کہ اے قافلہ والو تم چور ہو)

امام نوویؒ نے شرح مسلم (ج ۱ ص ۱۶۴) میں امام شوکانی رحمۃ اللہ نے (نیل الاوطار ج ۲ ص ۳۱) میں لکھا ہے کہ۔

"اہل لغت کے نزدیک اذان کا معنیٰ اعلام ہے یعنی خبر دینا، آگاہ کرنا"

اذان کو ندا بھی کہتے ہیں۔ جس کے معنیٰ پکارنا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اذان کے لیئے آتا ہے۔

"اذا نادیتم الی الصلوٰۃ اتخذوھا ھزوا و لعبا"،

یعنی جب تم نماز کے لیئے اذان کہتے ہیں تو (بے وقوف لوگ) اس کو ٹھٹھا اور کھیل بنا لیتے ہیں۔ (سورہ مائدہ)

اسی طرح سورۂ جمعہ میں ہے۔

اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ۔ (الآیۃ)

اور جب تمہیں جمعہ کے دن اذان سنائی دے (تو نماز کیلئے جلدی کرو)

ایک حدیث شریف میں ہے۔ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ، کہ جب اذان ختم ہو جاتی ہے (بھاگا ہوا شیطان) آجاتا ہے۔ اذان کو تاذین بھی کہا جاتا ہے۔ حدیث میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ولہ ضراط حتی لایسمع التاذین"
کہ شیطان پاد مارتا ہوا بھاگتا ہے۔ تاکہ اذان نہ سنے۔ (مشکوٰۃ)
مرقاۃ ج ۱ ص ۲۱۴ پر ہے۔
"و اما الاذان المتعارف فھو من التاذین کالسلام من التسلیم"
یہ تینوں الفاظ کتب احادیث میں اکثر وارد ہیں۔ بہر حال اذان کا لغوی معنیٰ ہے پکارنا، خبردار کرنا، سننا یا سنانا۔

اصطلاحی معنیٰ

جب کہ اصطلاحی معنیٰ (یعنی شریعت میں اذان کی تعریف) ہے۔ "الاذان ھو الاعلام بدخول وقت الصلوٰۃ بالفاظ مخصوصۃ۔ (نیل الاوطار ج ۲ ص ۴۹)
یعنی نماز کے شروع ہونے کی خبر دینے کا نام اذان ہے۔
اس کے علاوہ بھی کئی تعریفیں ہوئی ہیں۔ جن میں ایسے ہی الفاظ ہیں۔ ہم صرف فتح الباری سے ایک اور عبارت نقل کر کے بحث آگے چلاتے ہیں۔ تاکہ مختصراً اس مسئلہ مختلف فیہ کی وضاحت ہو سکے اور سمجھ دار اور صلح کن عوام غلط کار پروپگنڈہ کرنے والوں سے ہوشیار ہو سکیں۔
امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں اذان کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
"ومعناہ الاعلام لغۃ وخصۃ الشرع بالفاظ مخصوصۃ فی اوقات مخصوصۃ"
یعنی اذان کا لغوی معنیٰ خبر دینا اور شرعی معنیٰ خاص الفاظ سے خاص اوقات میں آگاہ کرنا (نماز سے) ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص الفاظ

ان تعریفات اذان میں ہم جان گئے کہ اذان کلمات والفاظِ مخصوصہ کو اوقاتِ مخصوصہ میں ادا کرنا ہے۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کہ الفاظ مخصوصہ کون کون سے ہیں، تاکہ ان کے علاوہ اور کوئی لفظ یا کلمہ ان میں شامل نہ سمجھیں۔ کہ اذان "الفاظِ مخصوصہ" کیا تھے ہے جو کہ صرف وہ ہیں جو خواب میں مذکور صحابہ کرام کو سکھائے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے کہلائے، گئے، درمختار کے مطابق حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ادا کئے اور فتح الباری میں مختلف کتب سے منقول حدیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صحابہ کے خوابوں سے پہلے وحی سے نازل کئے گئے۔ جو صحاح ستہ، حدیث کی دیگر کتب، فقہا کی کتب اور مورخین و مفسرین سے منقول ہیں۔

فقہا نے جو اہل مکہ، اہل مدینہ، اہل کوفہ وغیرہ کی اذانوں میں نقل کئے ہیں اور جو آج بھی جمہور مسلمانوں میں اور قریبًا تمام مسلم مکاتب فکر میں بالاتفاق ہیں۔ ان الفاظ مخصوصہ کے علاوہ کچھ بھی کہنا یا کوئی کمی بیشی اور ترمیم کرنا غلط ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا تھا کہ کوئی ایسی بات ہو جس میں اختلاف نہ ہو۔ تو امام مالک نے فرمایا تھا، اذان!، الحمد للہ آج بھی اذان بالاتفاق ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور جو اختلاف کرتا اور رکھتا ہے وہ مسلمانوں سے الگ ہے۔ اگر اہل تشیع اذان الگ کی ہوئی ہے تو کیا ہوا؟ وہ کلمہ سے لے کر قران و حدیث اور اماموں تک ہر ہر معاملہ میں الگ بلکہ اسلام سے الگ ہیں۔ جو مسلمان کہلا رہے ہیں وہ تو الفاظ مخصوص سے علاوہ کوئی لفظ استعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کریں۔

محلّٰی ج ۳ ص ۱۴۱ میں ہے کہ۔

"و اما من لم یود الفاظ الاذان متعمدا فلم یؤذن کما امر و لا اتی بالفاظ الاذان التی امر بھا فھذا لم یؤذن اصلا "

یعنی جس نے الفاظ اذان کو عمدًا غلط ادا کیا اور ویسے ادا نہ کیا جس طرح حکم ہے اس نے بالکل اذان دی ہی نہیں۔

درمختار اور شامی وغیرہ کتب حنفیہ میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ اذان اور اقامت میں سلام اور چھینک کا جواب بھی نہ دے ایک حدیث میں فضائل موذن میں ذکر ہے کہ وہی الفاظ ادا کرے، جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوں۔

سنن کبریٰ بیہقی اور مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۴۰ پر ہے۔

عن بلال انہ کان ینادی بالصبح فیقول حی علی خیر العمل فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یجعل مکانھا الصلوۃ خیر من النوم وترک حی علی خیر العمل (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

کہ بلال سے روایت ہے کہ وہ صبح کی اذان میں حی علی خیر العمل کہتے تھے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں انکی جگہ الصلوۃ خیر من النوم " کہنے کا حکم دیا، چنانچہ حضرت بلالؓ نے (یہ الفاظ) یعنی حی علی خیر العمل چھوڑ دیئے۔

غور کیجئے حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے فضیلت و عظمت والے چند الفاظ کہہ رہے ہیں اور الفاظ بھی بہت ہی اچھے مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سے منع کر رہے ہیں، اس لئے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان محض علامتِ اجتماع نہ تھی بلکہ کچھ اور بھی تھی اور ہر ہر کلمہ علیحدہ علیحدہ مطلب و مفہوم لیئے ہوئے ہے۔

سوال یہ ہے کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ، جیسے عظیم المرتبت و رفیع المنزلت صحابی کے اچھے الفاظ اذان میں شامل نہیں ہو سکتے تو آج کے غلط نظریات کے حامل افراد کے شرکیہ الفاظ کس طرح اذان کا حصہ بن سکتے ہیں۔

بیہقی ج ۱ صـ۴۲۵ پر ہے۔

وهذا اللفظ لم تثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما علم بلال وابا محذورة ونكره الزيادة فيه

یعنی یہ لفظ حی علی خیر العمل نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کیونکہ آپؐ نے یہ حضرت بلالؓ اور حضرت ابو محذورہؓ کو نہیں سکھلائے۔ ہم اذان میں زیادتی کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

کتنی صاف بات بیان ہوئی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سکھلائے گئے کلمات ہی اذان میں۔ باقی اذان میں زیادتی متصور ہوں گے کہ جنہیں ائمۂ و فقہاءِ مسلمین مکروہ خیال کرتے ہیں اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صریح مخالفت ہے۔

محلی لابن حزم ج ۳ ص ۱۶۰ پر ہے۔

ولا نقول به لانه لم يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا حجة فى احد دونه

یعنی ہم یہ کلمہ نہیں کہتے کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کا قول حجت شرعی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنی حیرانی کی بات ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کا قول حجت شرعی نہ ہو اور پھر بھی آج کے جاہل مُلّا کا خلاف شرع قول حجت جانا جائے اور اس کے لیئے لڑا جائے اور دوسروں کو بُرا بھلا کہا جائے اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور اور تعجب والی ہے کہ جب شیعہ جو کہ تمام باتوں میں علیحدہ ہیں اذان میں الفاظ مخصوصہ (منقول عن النبی والصحابہ) کے علاوہ کلمات اذان میں شامل کریں تو غلط مگر خود اذان میں اضافہ کریں تو صحیح اور جب دلیل پوچھی جائے تو آگے سے کہتے ہیں ممانعت کی دلیل کیا ہے؟ خود جب شیعہ پر اعتراض کرتے ہیں تو ان سے اثبات کی دلیل پوچھتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ممانعت کی دلیل پوچھنے اور وہ بھی صراحت سے پوچھنے سے تو نہ صرف شیعہ کی اذان بلکہ بہت کچھ صحیح ہو جائے۔ اور غالباً یہی یہ احباب چاہتے ہیں جو کہ خلاف اسلام سازش کا اعلان ہوگا۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مختلف روایات میں (الفاظ کی تبدیلی اور رواۃ کی کثرت سے) نقل ہے کہ

"من احدث فی امرنا ھذا ما لیس
فیہ فھو رد"

کہ ہر وہ کام جو آج موجود نہیں (ثواب کی نیت سے) کیا جائے وہ مردود ہے اس حدیث پاک سے بڑھ کر اور کیا ممانعت کی دلیل ہو سکتی ہے کہ آج جو امر مختلف فیہ بتایا گیا ہے اور جس پر غلط اور ناروا باتیں کی جا رہی ہیں وہ اس وقت نہ تھا بلکہ یہ لائل پور (موجودہ فیصل آباد) کے ماضی قریب کے مولوی کی ایجاد ہے اور ہے بھی مشرکیہ کلمات والفاظ پر مبنی (اس کی بحث آگے آئے گی)

نیز اللہ تعالیٰ نے

الیوم اکملت لکم دینکم الخ میں دین کے اکمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اتمام کا اعلان کیا ہے۔ جب کہ موجودہ امر اس بات کا اظہار ہے کہ یہ کام بھی دین کا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ ہو سکا، نعوذ باللہ دین مکمل نہ ہوا تھا جو آج سے کچھ عرصہ قبل کام دین کا ہوا۔ اور ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ جو اس اعلان کے وقت موجود تھے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جنہوں نے یہ اعلان کیا اور جن پر یہ نازل ہوا۔ قرآنِ پاک جس میں یہ اعلان موجود ہے، جبرئیل علیہ السلام جو یہ فرمان لائے، اللہ تعالےٰ جنہوں نے یہ پیغام نازل کیا اور جن کا یہ کلام ہے اور تمام وہ لوگ جن کا قرآن پاک، عدالتِ صحابہ، امانتِ جبرئیل، عصمتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ وہ جھوٹے ہیں، نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ کتنا غلط نظریہ ہے، اللہ بچائے، اپنی ایک غلط بات پر ضد کی جا رہی ہے۔ اس کے نتائج پر غور نہیں کیا جا رہا۔

اصل کلمات میں اضافہ تو دور کی بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص ارشادات، دعوات و اذکار وغیرہ میں مترادف الفاظ سے تبدیلی بھی غلط ہے۔ چنانچہ بخاری مع فتح الباری ج ا ص۳۰۸ اور مسلم کتاب الذکر والدعا میں ہے کہ

"عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیت مضجعک فتوضا وضوءک للصلوۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللھم اسلمت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجأ ولا منجی الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت، فان مت مت علی الفطرۃ واجعلھن آخر ما تقول استذکرھن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورسولك الذی ارسلت فقال لا! ونبیك الذی ارسلت!

اس دعا میں ہمارے مضمون سے مناسبت والی بات اتنی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰے عنہ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا سیکھی، جسکا ایک کلمہ ونبیك الذی ارسلت تھا۔ حضرت براءؓ نے نبی کی جگہ رسول لگا دیا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فوراً روک دیا کہ نہیں نبی ہی رہنے دو رسول نہ لگاؤ (یہ حکم اس لیئے تھا کہ نبی کی گفتار اور کردار اللہ کی طرف سے ہوتا ہے)

ایک چھوٹی سی دعا کے لیئے تو یہ احتیاط ہے، کیا ایک خاص حکم کہ جس کو بلند بانگ اور ظاہراً کیا جائے اس کے لیئے کچھ بھی حکم نہ ہو گا۔ حالانکہ وہ شعار دین ہے، فرض و واجب کا حکم رکھے ہوئے ہے (بحث آگے آ رہی ہے)

اسی طرح کلمات کے اضافہ کے بارے میں ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ خاصا مشہور ہے کہ شیخ علی محفوظ اپنی کتاب الابداع فی مضار الابتداع میں لکھتے ہیں۔

"عطس رجل بجانب سیدنا عبد اللہ بن عمر فقال الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عبد اللہ بن عمر ما ھکذا علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ رب العالمین (الحدیث)

کہ عبد اللہ بن عمر کی مجلس میں ایک آدمی کو چھینک آگئی۔ اس نے کہا الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا یہ کیا؟ ہمیں تو اللہ کے رسول نے الحمد للہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا سبق دیا ہے (تم یہ کیوں کہہ رہے ہو ایسا نہ کرو بلکہ تعلیم رسول کے مطابق کرو)

اس آدمی نے حالانکہ صحیح درود پڑھا، مگر چونکہ وہ تعلیم رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اور بتائی ہوئی دعائیں اضافہ تھا چنانچہ صحابی رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا۔ نیز درود کا مقام ہے بغیر مقام کچھ نہیں کہنا اور کرنا چاہیئے۔ مثلاً قرآن پاک کا پڑھنا بہت ثواب کا کام ہے۔ اسی طرح رکوع وسجود قربِ الٰہی کا مقام ہے۔ مگر قرآن کا رکوع وسجود میں پڑھنا منع ہے۔ اس لیئے کہ اس کا یہ مقام نہیں یہاں پڑھنے سے بجائے ثواب کے عتاب وعذاب ہوگا۔ کہ خلاف پیمبر ہے۔

صرف اتنا جاننا ہی ساری بحث کا حل اور نتیجہ ہے کہ ثواب اور عذاب ہماری سوچ کے مطابق نہیں بلکہ شریعت مطہرہ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی مقرر کی ہوئی حدوں اور تعلیمات کے مطابق ہے۔ اگر ہر کام قرآن وحدیث کی نص کے مطابق ہے تو ثواب خواہ کتنا ہی محدود عقل اور افراد کے خلاف ہو اور اگر قرآن وحدیث کے مخالف ہوا خواہ لوگ کچھ ہی کہیں وہ عذاب کا مستحق ہے۔ ان الفاظ مخصوصہ کے علاوہ دوسرے الفاظ شامل کرنا دور کی بات، انہی الفاظ کو بغیر ترتیب کے ادا کرنا بھی جائز نہیں۔ (الفاظ بغیر ترتیب ادا کرنا اصطلاح میں تنکیس الاذان کہلاتا ہے)

محلی ج ۳ ص ۱۶۱، مسئلہ ۳۳۲ میں ہے۔

"ولا یجوز تنکیس الاذان ولا الاقامۃ ولا تقدیم موخر منہا علی ما قبلہ فمن ذالک فلم یوذن ولا اقام ولا صلی باذان ولا اقامۃ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اذان کو اوندھا کرنا الٹ پلٹ کرتا ، پچھلے کلمے کو پہلے
اور پہلے کو پیچھے کرنا جائز نہیں ۔جس نے ایسا کیا (اسکی) اذان
اور تکبیر نہ ہوئی اور نہ وہ نماز ہوئی جو ایسی اذان اور نماز
سے پڑھی گئی ۔

اس کے بعد امام ابن حزم نے ائمہ کے اقوال (اس بارے میں)
نقل کئے ہیں اور فرمایا ہے کہ ۔

اس بارے میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے لوگوں کو اذان سکھلائی ہے اور جس ترتیب سے سکھلائی ہے اسی
ترتیب سے اذان کہنے کا حکم فرمایا ہے تو اب کسی کے لیئے جائز نہیں
کہ اس ترتیب شرعی کو الٹ پلٹ کرے اور خلافِ ترتیب اذان
کہے اگر ایسا کرے گا تو وہ اذان شرعی نہ ہوگی کہ اس معمول بہ ترتیب
کے خلاف ہے اس ترتیب سے اذان کے کلمات امور توقیفیہ میں سے
ہیں ان میں تغیر درست نہیں ۔

لقب اہل حدیث :۔ اہل حدیث لقب پر کیئے گئے تمام اعتراضات
کا مدلل اور مسکت جواب اہل سنت اور ، اہل حدیث کے ایک ہونے کے دلائل اور
اہل حدیث کہلانا از روئے قرآن وحدیث صحیح ہونے کی بحث ۔

(عنقریب شائع ہو رہی ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان کا شرعی حکم

جب کلماتِ اذان میں تغیر و تبدل جائز نہیں تو اضافہ اور کمی کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔ یہاں ہم ایک اور طرح سے بحث کرتے ہیں کہ اذان کا شرعی حکم کیا ہے؟ تاکہ پتہ چل سکے کہ اس میں کمی بیشی اور ترمیم و تغیر سے کیا جرم سرزد ہو رہا ہے۔ درمختار میں اذان کو، سنتِ مؤکدہ کالواجب قرار دیا گیا ہے، علامہ شامی نے رد المختار میں لکھا ہے کہ بعض حنفیہ امام محمد رحمۃ اللہ کے اس قول کی وجہ سے اذان پر واجب کا اطلاق کرتے ہیں۔ پھر قولِ سنت مؤکدہ اور قول بالوجوب میں تطبیق دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ دونوں میں کوئی فرق نہیں کیونکہ سنت مؤکدہ حکم واجب میں ہے کہ دونوں کے ترک سے گناہ لاحق ہے۔ لیکن دلائل سے دیکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ اذان فرض ہے۔ المنتقی میں اسکا باب ہے۔ باب وجوبہ وفضیلتہ، پھر اس کے تحت حدیث لاتے ہیں۔

عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم يقول مامن ثلاثة لا يوذنون و لا تقام فيهم الصلوٰة الا استحوذ عليهم الشيطان (رواہ احمد)

یعنی اگر تین افراد یکجا ہوں اور اذان کہہ کر جماعت قائم نہ کریں تو ان پر شیطان غالب ہو جاتا ہے۔

امام شوکانی نے نیل الاوطار میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث اذان کے فرض ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ اس کے ترک پر شیطان غالب آجاتا ہے۔ جس سے بچنا اور دور ہونا فرض ہے۔

دوسری حدیث نقل کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عن مالک بن الحویرث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حضرت الصلوٰۃ فلیوذن لکم احدکم و لیومکم اکبرکم (متفق علیہ)

یہ حدیث اذان کی فرضیت کی دلیل ہے کیوں کہ اس میں صیغہ امر وارد ہے اور امر وجوب کے لیئے ہوتا ہے جب تک کوئی دلیل صارفہ نہ ہو۔

امام نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۱۶۴ میں لکھتے ہیں۔

"والمختار الذی علیہ الجمہور الفقہاء و محققوا اہل الاصول ان الامر للوجوب"

یہی اصول اصول شاشی، نور الانوار وغیرہ میں بھی ہے۔

محلی ج ۳ ص ۱۹۷ میں ہے۔

"قال علی وقد اوضحنا ان امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہ علی الفرض حتی یاتی نص آخر او اجماع متیقن غیر مدعی بالباطل علی انہ ندب نقف عندہ"

یعنی آپکے سب امر فرض کے حکم میں ہیں اگر کوئی دلیل صارفہ نہ ہو (یعنی اجماع نہ ہو جائے جو استحباب پر دلالت کرے (ایسی صورت میں) ہم وہاں پر کھڑے ہو جائیں گے

نیل الاوطار ج ۲ : ص ۳۲ میں ہے۔ حدیث مالک بن حویرث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو اذان کو فرض کہتا ہے کیوں کہ اس میں صیغہ امر ہے۔

بخاری میں ہے "فاذنا ثم اقیما" حدیث عبداللہ بن زید میں ہے۔ "ثم امر بالتاذین"، عثمان بن العاص کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا گیا "اتخذوا موذنا"، دیگر یہ کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد (اذان کے شروع ہونے سے لیکر) وفات تک مداومت و ملازمت، حضر و سفر میں التزام یہ بھی فرضیت کی دلیل ہیں یہی ائمہ محققین کا مذہب ہے، چنانچہ اکثر عشرت، عطاء، احمد بن حنبل مالک، اصطرخی، مجاہد، اوزاعی اور داؤد وغیرہ ائمہ اسی طرف گئے ہیں۔ (نیل الاوطار ج: ۲: ص ۳۱)

بلکہ بعض امام اس فرض اذان کو نماز اور جماعت کے لیئے شرط قرار دیتے ہیں۔

شامی جلد ۱ ص ۳۸۶ میں ہے۔

"ثم رایت صاحب البدائع (الحنفی) عد من واجبات الصلوٰۃ الاذان والاقامۃ۔

محلی جلد ۳ ص ۱۲۲ میں لکھا ہے۔

ولا تجزی صلوٰۃ فریضۃ فی جماعۃ اثنتین فصاعدًا الا باذان و اقامۃ سواء کانت فی وقتھا او کانت مقضیۃ للنوم عنھا او للنسیان متی فرضیت السفر والحضر سواء فی کل ذلک فان صلی شیئا من ذالک بلا اذان ولا اقامۃ فلا صلوٰۃ لھم"

پھر ص ۱۲۵ پر لکھا ہے۔

و ممن قال بوجوب الاذان والاقامۃ فرض ابو سلیمان و اصحابہ وما نعلم لمن لم یر ذلک فرضًا حجۃ اصلا و لو لم یکن الا استحلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعاء من لم يسمع عندهم اذانا
اموالهم وسبيهم تكفی فی وجوب
فرض ذلك وهو اجماع متيقن من
كان معه من الصحابة رضی الله
تعالیٰ عنهم بلا شك فهذا هو الاجماع
المقطوع علی صحته "

خلاصہ یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے بغیر نماز نہ ہوگی (جماعت والی) جو فرضیت کے قائل نہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں اور اس کی یہی دلیل کافی ہے جس پر صحابہ رضی اللہ عنہ کا اجماع ہے۔

محلی جلد ۳ ص۱۲۲ میں ہے حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں یوم خندق کے دن فوت شدہ نمازوں کے لئے۔

"فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بلال فاذّن "

اور یہ وجوب پر صاف دلیل ہے۔

نیل الاوطار میں مجاہد تابعی فرض کہتے ہیں۔ فتح الباری میں زید بن منیر مخصوص فرض بتلاتے ہیں۔

نیل الاوطار اور شامی فرض کفایہ کہتے ہیں۔

بہرحال اس تمام بحث سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ اذان فرض کا حکم رکھتی ہے۔ اور یہ سبھی لوگ جانتے ہیں کہ فرض ارکان میں کسی طرح کی کمی بیشی، ترمیم و تغیر اور تبدل جائز نہیں۔ خواہ کوئی ثواب کی نیت سے ہی کرے اور پھر اذان ایک ایسا فرض ہے جو ہر وقت میں قریباً ایک طرح ہے۔ جب کہ نماز کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض رکعتیں بدلتی احکم اور زیادہ ہوتی رہتی ہیں جب ان میں تغیر جائز نہیں اور باعث گناہ ہے تو پھر اس فرض میں جو ایک ہی طرح، رہتا ہے تغیر کس طرح ہوا ؟ اس لیئے اس میں کمی اور اضافہ درست نہیں۔

ایسے ہی شامی رد المختار ج ۱ ص ۲۹۰، فتح الباری جز ۲ ص ۲۳ مرقاۃ ج ۱ ص ۴۱۵ فتح القدیر ج ۱ ص ۹۲ اور بخاری شریف شرح مسلم شریف وغیرہ میں اس کو اشعار الاسلام یعنی اسلام کی علامت اور نشانی قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ سبھی جانتے ہیں کہ شعار میں تبدیلی غلط ہے۔ کسی طرح پر جائز اور درست نہیں۔ بلکہ یہاں تک متفق علیہ مسئلہ ہے (جس میں انکو بھی اختلاف نہیں جو آج اذان میں اضافہ کا موجب بنے ہیں) کہ کلمات اذان جو مشروع ہیں مقرر کردہ تعداد سے زیادہ ادا کرنا جائز نہیں۔

نیز یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اذان شرعی حکم ہے، اور شریعت میں کوئی بھی حکم خالی از حکمت نہیں۔ اللہ حکیموں کا حکیم ہے۔ اس کی طرف سے مبعوث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی حکیم روحانی ہیں یہ اصول بھی محکم ہے کہ حکیم کا کوئی قول اور فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اس بناء پر شریعت کا ہر مسئلہ حکمت پر مبنی ہے۔ اذان بھی ایک شرعی حکم ہے۔ اس لیئے یہ بھی حکمتوں اور مصلحتوں سے بھرپور ہے۔

نووی شرح مسلم میں ذکر کرتے ہیں

ذکر العلماء فی حکمۃ الاذان اربعۃ اشیاء اظہار شعار الاسلام وکلمۃ التوحید والاعلام بدخول وقت الصلوٰۃ ومکانہا والدعاء الی الجماعۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان چار اشیاء کے علاوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی بلند ہو گیا، آپ کی رسالت کی شہادت بھی، شیطان بھی اس سے مرعوب ہو گیا۔ تبلیغ احکام بھی، اپنے اقرارِ توحید و رسالت پر مخلوقِ الٰہہ کو گواہ بھی بنانا اور یہ اجل العبادات ہے جو موجب علو درجات ہے۔ اس کے ذریعے اس بات کی تشہیر بھی ہے کہ سب سے پہلے تمام عبادات اور احکامات کی اطاعت اللہ کے لیئے ہی ہے، اس کے علاوہ کوئی اس لائق نہیں، صرف شریعت منزل منہٗ پر ہی عمل ہو گا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی اطاعت اور افعال کی اتباع اسی لیئے کہ وہ اسی معبودِ حقیقی، کے مرسل ہیں۔ جو سب سے بڑا ہے۔ اللہ و رسول کی اطاعت و اتباع سے نماز ادا کرنی چاہیئے جو فلاح کا موجب ہے اور نماز ادا کرنا یعنی ہر قسم کی پوجا اللہ کے لیئے ہی ہے جو سب سے بڑا اور حقیقی و یکتا معبود ہے۔

اب ہمارے ہاں معمول یہ ہے کہ ان گنے چنے کلمات، کی حکمت، اعلان اور اظہار کے باوجود انکی صریح مخالفت اور انکار کرتے ہوئے، ان سے پہلے خود ساختہ، شرکیہ اور غلط کلمات ادا کیئے جاتے ہیں۔ کیا یہ اس بات کا اعلان نہیں کہ نعوذ باللہ اللہ کے کلمات مقصد پورا نہیں کرتے اور ان میں کسی طرح کی کمی یا تشنگی تھی، جو پوری کر دی گئی ہے۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ کتنی غلط روش ہے۔ شریعت تو صرف اللہ و رسول کی اطاعت کا نام ہے۔ اور کسی کا نام شریعت نہیں، یہ مخالفت تو ہو سکتی ہے۔ شریعت میں سے نہیں۔ ایسا کرنا خطوات الشیطٰن کی پیروی ہے، شاید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ واقعہ نظروں میں نہیں کہ تین صحابہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا تھا کہ ہم جنت کے التزام کے لیے۔
(۱) ساری عمر شادی نہ کروں گا۔
(۲) ساری عمر لگاتار روزے رکھوں گا۔
(۳) ساری ساری رات عبادت کرونگا۔

تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میں تم میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہوں، میں نے شادیاں بھی کی ہیں، اور روزے رکھتا بھی ہوں افطار بھی کرتا ہوں، رات کو عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور پھر وہ الفاظ ادا کئے تھے جو تمام فساد کو رفع کر دیتے ہیں کہ۔

من رغب عن سنتی فلیس منی،،
جس نے میری سنت سے الگ کام کیا ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

آج اذان کی شرائط پر اتنا زور نہیں دیا جاتا جتنا خلاف پیغمبر اس فعل (کہ جو ایک فرض، شعار اسلام اور متفق علیہ امر میں کمی بیشی کا سبب ہے) پر دیا جاتا ہے۔ کیا یہ قیامت، کی نشانی نہیں کہ نبی کا کلمہ پڑھنے والے خود کو نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا محب کہنے والے اس طرح کھلم کھلا نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر رہے ہیں۔

،،نعوذ باللہ من شرور ھذہ السیئۃ والبدعۃ والضلالۃ،،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درودِ حقیقی

اب جب کہ ہم اپنے مضمون کی پہلی شق پر مختصراً بحث کر چکے ہیں اب دوسری شق کی طرف آتے ہیں اور اسے اور زیادہ مختصر کر کے بحث کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیت نازل ہوئی "ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا" الخ صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول سلام تو ہم نماز میں بھیجتے ہیں درود کونسا پڑھیں؟ تو آپؐ نے درودِ ابراہیمی سکھلایا اصل حدیث ملاحظہ فرمائیں جو وہاج شرح مسلم صحیح ابن حبان صحیح ابوحاتم المنتقی وغیرہ کتب احادیث میں ہے۔

"عن کعب بن عجرۃ قال قلنا یا رسول اللہ السلام علیک قد عرفنا فکیف الصلوۃ علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت

اس کا ترجمہ میں مولانا عبدالوہاب الدہلویؒ کی مکمل نماز سے نقل کر رہا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اے اللہ (لائق عاجزی، انکساری، فروتنی، گڑگڑانے، سوال کرنے کے) صَلِّ ثنا، وتعریف کر (نزدیک فرشتوں کے) مغفرت کر، رحمت بھیج، عظمت دے۔ عَلٰی مُحَمَّدٍ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند ہو ذکر آپ کا، پھیلے شہرت آپؐ کی، نہ پوشیدہ ہو دین آپ کا، باقی رہے شریعت آپؐ کی، ہر جگہ آپؐ ہی کا قانون فتویٰ مسئلہ کتاب وسنت مفتی بہ ہو جائے، رائے قیاس کی بیخ کنی ہوتی ہوئی نظر آئے بہت ثواب دیجیو آپؐ کو، شفیع مشفع بنائیو آپؐ کو امت کا سفارشی کیجیو بزرگی فضیلت آپؐ کی مقام محمود پر کھڑا کرنے کے ساتھ، وَ اور (رحمت مغفرت بھیج) عَلٰی اوپر اٰلِ مُحَمَّدٍ آپؐ کی بیویوں۔ اولاد، دامادوں، اور پیروی کرنے والوں کے۔ کَمَا جیسے صَلَّیْتَ تعریف کی۔ رحمت، مغفرت بھیجی تو نے عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اوپر حضرت ابراہیم کے وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اور اوپر بیویوں، اولاد اور تابع داری کرنے والوں کے۔ اِنَّکَ بیشک تو ہی ہے۔ حَمِیْدٌ تعریف کیا گیا۔ مَّجِیْدٌ بزرگی والا۔ اَللّٰھُمَّ اے تمام خوبیوں والے، اچھے ناموں والے، لائق تعظیموں کے بَارِکْ برکت دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترقی دے، ہمیشہ رکھ (نبوت اور ذکر آپ کا) عَلٰی اوپر مُحَمَّدٍ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور برکت دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں، اولاد اور اتباع کو، مغفرت کر ان تمام کی۔ کَمَا جیسے، بَارَکْتَ تو نے برکت کی عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ حضرت ابراہیم پر وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اور ابراہیم کی آل اولاد پر اِنَّكَ تحقیق تو ہی ہے حَمِیْدٌ تعریف کیا گیا، مَّجِیْدٌ بزرگی والا (یہ درود نماز میں لازماً پڑھا جاتا ہے۔)

اسی طرح ایک اور درود ہے جو کہ بخاری و مسلم میں حضرت ابوحمید سے مرفوعاً ثابت ہے، اور نماز میں پڑھنا مسنون ہے۔ "اللهم صل علی محمد وازواجه وذريته كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وازواجه وذريته كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد" یعنی اس درود کو ہی ہمیں یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ جو درود یا ذکر اذکار ہم کرتے اور پڑھتے ہیں عقائد بھی انہی کے مطابق رکھنے چاہئیں۔ ان دونوں درودوں کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے درود کے الفاظ کیفیت، وصف کا بیان آپ ہی پر منحصر و موقوف ہے۔ اور کسی کو اس میں دخل نہیں۔ بعض الناس "میں سے بعض جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم کئے ہوئے درود کو چھوڑ کر جاہل ملاؤں کے شرکیہ اور غلط درود کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں وہ درود کے فضائل خوبیوں اور ثواب سے محروم ہو گئے کہ انہوں نے آپ پر دوسرے کو فوقیت دے دی اور آپ کی تعلیم کے مقابل دوسرے کو لے گئے، ہر عبادت اور اطاعت شریعت میں صرف آپ کی چلن اور طریقہ اختیار کرنا چاہیئے، درود بھی اللہ تعالیٰ کی اک عبادت ہے اور عبادت صرف آپ کے فرمان کے مطابق ہونی چاہئے، ورنہ نیکی برباد گناہ لازم ہوگا۔ خود ہی سوچنا چاہئے۔ جو برکت اور تاثیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میں ہے وہ کسی دوسرے کے الفاظ میں (اور وہ بھی جاہل اور مشرک کے الفاظ ہیں) کس طرح ہوگی؟

فتح الباری کی جلد نمبر ۱۱ (پرانی طبع والی) صفحہ ۱۶۸ میں ابن العربی سے نقل ہے۔

فائدة الصلوة عليه ترجع الى الذى يصلى عليه لدلالة ذلك على نصوص العقيدة وخلوص النية واظهار المحبة والمداومة على الطاعة والاحترام للواسطة الكريمة صلى الله عليه وسلم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی درود کا فائدہ درود پڑھنے والے کی طرف رجوع کرتا ہے اس لیے کہ درود پڑھنا اس پر باعث ہوتا ہے کہ اس کا عقیدہ کھرا، نیت خالص، اظہار محبت و مداومت طاعت اور تعظیم حرمت ادب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسے حاصل ہوئے۔

اسی صفحہ پر لکھا ہے۔

"قال الحلیمی المقصود بالصلوۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم التقرب الی اللہ بامتثال امرہ وقضاء حق النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا۔

یعنی درود پڑھنا اس لئے ہے کہ ہم احکامات کی تعمیل سے، نبی پاک کا حق جو ہم پہ ہے ادا کریں اور اللہ کا قرب حاصل کریں۔ سنن نسائی وغیرہ میں حضرت ابوبردہ بن نیاز سے مرفوعاً روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے میری پیروی کرنے والوں میں سے ایک بار مجھ پر درود پڑھا، اخلاصِ دل سے، (جو میرے طریقے کے خلاف نہ ہو) تو اللہ کی طرف سے اس پر دس رحمتیں نازل ہوں گی، دس درجے بلند ہوں گے، دس نیکیاں لکھی جائینگی، دس گناہ معاف ہوں گے" جامع ترمذی میں ہے کہ قیامت کے روز وہ مجھ سے بہت نزدیک ہونگے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں۔

اور وہ القول البدیع، للسخاوی، مرقاۃ ملا علی قاری، مظاہر حق نواب قطب الدین کے مطابق اہلحدیث ہیں (تفصیل آگے) مندرجہ بالا دو درودوں کے علاوہ بھی کتنی ہی قسم کے درود احادیث میں ملتے ہیں چھوٹے سے چھوٹا بھی اور بڑا بھی چاہیئے تو یہ تھا کہ ان میں سے کوئی اپنا لیا جاتا، مگر اپنے جاہل ملا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فوقیت دے دی گئی (العیاذ باللہ) پھر بھی دعوئے محبت ہے۔ محبوب کی تو ہر ہر حرکت ناقابلِ فراموش ہوتی ہے نہیں اعتبار تو ابن عمرؓ وغیرہ اصحاب کے واقعات دیکھ لیجئے۔ افسانوی عشق و محبت کے قصے دیکھ لیجئے۔ لیکن کچی اور ناپختہ محبت بناتی تو صرف محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کی محبت ہی اصلِ ایمان ہے جیسا کہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت نہیں کرتا وہ مومن نہیں۔ اور محبت یہ ہے کہ ان کے اقوال وافعال اور احوال کے تابع رہا جائے، ایک قدم، اس سے آگے نہ ہو اور نہ ہی خلاف ہو کہ یہی معیار محبت ہے۔ جیسا کہ خود محبوبؐ نے فرمادیا۔

"من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة"

کہ میری سنت سے محبت دراصل مجھ سے محبت ہے۔ اور ایسی محبت کرنے والا ہی دراصل جنتی ہوگی۔ ورنہ یہ دوسری روش والا جو اپنے قول وفعل سے کمی بیشی کا مرتکب ہوا ہے یا خلافِ تعلیم نبوی روش اپنائے ہوئے اس کے لئے صرف "سحقا سحقا" کے الفاظ ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ" کہ اللہ ورسول سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو۔ یعنی ان کی بنائی ہوئی شریعت میں کمی اور اضافہ نہ کرو، صرف وہی افعال واحکامات شریعت ہیں جو ان سے ثابت ہیں باقی سب غیر شریعت اور غلط ہے

درود اور اذان کا تعلق : اس بات سے جب آگاہی ہوگی کہ درود کی کئی اقسام ہیں، چھوٹے سے چھوٹا یعنی تھوڑے الفاظ والا درود بھی ہے اور بڑا بھی اور ہمیں چاہیئے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول درودوں میں سے ہی کوئی درود اپنائیں کہ اور اپنی طرف سے کوئی بنا ہوا درود استعمال نہ کریں، خصوصاً شرکیہ اور غلط الفاظ پر مشتمل درود سے بچیں کہ درود بھی اک عبادت ہے اور عبادت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتائے ہوئے طریقے اور انداز سے ہی ہو سکتی ہے۔ اپنے طریقوں سے نہیں۔ تو اب ہم اذان اور درود کا باہمی تعلق دیکھیں گے کہ کیا ہے یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے سے الگ اور خلاف ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ درود اذان کے بعد پڑھنا چاہیئے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ "عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ بہا علیہ عشرا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب موذن کو (اذان دیتے) سنو تم ویسا ہی کہو جیسا موذن کہے پھر (بعد از اذان) مجھ پر درود بھیجو، کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت کریگا۔ اس حدیث سے دو باتیں واضح ہیں۔

(۱) اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود واجب و فرض ولازمی ہے

(۲) درود اذان کے بعد ہے۔

اس صریح اور واضح حکم کے ہوتے ہوئے کوئی درود کو اذان سے پہلے کرلے تو کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح مخالفت نہ ہوگی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والا، آپ کا انکار کرنے والا ہے جو کہ جہنمی ہے، اس پر بھی کہ ایک تو خلاف حکم رسولؐ اذان سے پہلے کرلیا، دوسرا رسول پاکؐ سے منقول درود چھوڑ دیا، تیسرا ایسا درود اختیار کیا جو شرکیہ الفاظ پر مبنی ہے چوتھا غلط کام کی وجہ سے فتنہ و فساد پھیلانا شروع کیا کہ جس سے دشمن اسلام و اسلامیان کو تقویت ملی، پانچواں غلط کام پر ضد اور ہٹ دھرمی سے قائم ہے، چھٹا تصحیح کرنے والوں کو برا بھلا کہتا ہے ساتواں خود گستاخ رسولؐ ہے مگر دوسروں کو کہتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقع ہے کہ آپؓ نے لوگوں میں سے بعض کو عیدگاہ میں عید کی جماعت سے قبل نفل ادا کرتے دیکھا، آپ نے انہیں منع کیا اور کہا یہ تمہارے نفل تمہیں کچھ فائدہ نہ دیں گے بلکہ عذاب کا موجب بنیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں۔

ایسے ہی ایک اور صحابی رسول ابو سعید خدریؓ کا واقعہ ہے کہ دیکھا کہ اموی عید کی جماعت سے قبل خطبہ دے رہے ہیں تو بددعا دی اور کہا تم نے خلاف رسولؐ کیا کہ وہ تو خطبہ نماز کے بعد دیتے تھے اور تم پہلے قربانی اصل میں نماز عید کے بعد ہے لیکن پہلے کرنے والے کی قربانی قربانی نہیں رہتی۔ اس پہ کہ خلاف تعلیم رسول ہے پھر بھلا موجودہ غلط عمل خلاف تعلیم رسولؐ ہونے کے باوجود صحیح کس طرح ہوا! یہ بھی غلط بلکہ بہت غلط ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک بات یہ مدنظر رہنی چاہئے کہ درود کا حکم (وجوبی طور پر) سامع کے لیے ہے، موذن کے لیے نہیں جب موذن کے لیے بعد از اذان بھی درود کا حکم نہیں تو بھلا پہلے کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور پھر وہ بھی غلط الفاظ والے درود کے لیے۔

اب ایک دلیل ڈھونڈھی گئی ہے کہ قبل از اذان موجودہ درود پڑھا جاسکتا ہے اور دلیل میں ابوداؤد کی حدیث جو "باب الاذان فوق المنارۃ" میں ہے کہ حضرت بلال اذان سے قبل دعائیہ کلمات کہتے تھے۔ اس دلیل کو لانے والے وہی جاہل ہیں جو جہالت کے پالے ہوئے ہیں اوّل تو اس کی راوی احمد بن محمد بن ایوب کے بارے میں ابی داؤد کی شرح "المنہل العذب للورود" ص ۱۸۵ جلد ۴ پر ہے: "یعقوب بن شیبۃ لیس من اصحاب الحدیث وقال الحاکم لین بالقوی وقال ابوحاتم روی عن ابی بکر بن عیاش احادیث منکرۃ۔"

۲۔ دوم یہ اذان سحری کا ذکر ہے، جس کے یہ افراد قائل نہیں۔ اب دلیل لانے سے انہیں اذان سحری کا قائل ہونا پڑے گا۔ جو کہ ان پر دشوار اور بھاری ہے۔

۳۔ اس اذان کے بارے میں حنفی علماء کا کہنا ہے کہ اس سے مراد مروجہ الفاظ پر مشتمل اذان نہیں بلکہ محض منادی تھی کہ سحر ہوگئی روزہ رکھ لیں۔ جیسا کہ فتح الباری میں ہے۔

"قال بعض الحنفیۃ ان النداء قبل الفجر لم یکن بالفاظ الاذان وانما کان تذکیرا کما یقع الناس الیوم"

اس میں میرا بھی یہ موقف نہیں میں صرف الزامی جواب دے رہا ہوں، کہ کبھی کچھ کہا جاتا ہے اور کبھی کچھ، جھوٹے کے پاؤں جو نہ ہوئے، اب معلوم نہیں کون سی بات درست ہے۔ کہ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ وہ اذان ہی نہ تھی دوسری طرف اس کو پیش کرتے ہیں بایں چہ بوالعجبی است؟

۴۔ صبح کی اذان میں تخصیص ہے۔ جیسا کہ "الصلوۃ خیر من النوم" کے الفاظ کو داخل کیا گیا ہے۔ یہ تو پھر سحری کی اذان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ یہ کہیں نہیں کہ یہ کلمات جو حضرت بلال ادا کرتے تھے۔ اذان سے اسی طرح متصل تھے۔ جس طرح آج غلط درود متصل ہوتا ہے۔

۶۔ بلکہ "ثم" کا لفظ یہ وضاحت کرتا ہے کہ ان کلماتِ دعائیہ اور اذان میں فرق ہوتا ہے کہ "ثم" ترخی کے لیے آتا ہے۔ دیکھئے اصول فقہ کی کتب کہ جن میں ہے:

"ثم للترخی یفید عند ابی حنیفۃ"

۷۔ حدیث کے الفاظ پر غور ہو تو معلوم ہوگا کہ واقعتًا اس دعا اور اذان میں فرق تھا کہ حضرت بلالؓ سحر کو دیکھا کرتے تھے، جب اسے دیکھ لیتے انگڑائی لیتے اور دعا پڑھتے پھر اذان دیتے " ہر صاحب شعور (مقلد نہیں) جانتا ہے کہ سحر مشرق کی طرف سے طلوع ہوتی ہے اور اذان قبلہ رخ، کھڑے ہو کر، کانوں میں انگلیاں لے کر دی جاتی ہے جب کہ حضرت بلالؓ انگڑائی بیٹھے بیٹھے لیتے تھے۔ اس طرح تو موجودہ موذن بھی اسپیکر کے سامنے کھڑے ہونے سے قبل اکثر کہتے ہیں" کہ فلاں! لاؤڈ اسپیکر لگاؤ" اور یہ کلمات کبھی اذان کا حصّہ یا متصل نہیں ہوتے بعینہٖ حضرت بلالؓ بیٹھے بیٹھے دعا پڑھتے تھے، نہ کہ اس طرح اتصال سے جس طرح موجودہ غلط درود اذان سے متصل ہے۔

۸۔ یہ حضرت بلالؓ کی انفرادیت بھی ہے، جیسی کہ اذان میں حی علی خیر العمل والی انفرادیت بھی حضرت بلالؓ سے متعلق تھی اور جس سے رسول پاکؐ نے منع فرما دیا تھا۔ اور یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ تعاملِ صحابہ اگر حجّت ہے تو وہی جو بالاجماع ہو ورنہ انفرادیت سے کئی اور باتیں ماننا پڑیں گی جس طرح ابن مسعودؓ کا معوذتین کا قرآن کا حصّہ ہونے سے انکار اور بوقت رکوع گھٹنوں میں ہاتھ دینا وغیرہ۔ پھر آیا تعاملِ صحابہ سے یہ بھی آگاہی ہوتی ہے کہ وہ یہ کلمات ادا نہ کرتے تھے۔ اور نہ ہی کسی دوسرے سے منقول ہیں۔

۹۔ اگر بفرضِ محال، خلاف واقع متصل بالاذان بھی مان لیا جائے تو وہ دعائیہ کلمات ہیں موجودہ غلط درود نہیں جو خلاف تعلیم نبوی اذان سے قبل پڑھا جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور جو غلط اور شرکیہ الفاظ پر مبنی ہے ۔ اگر بلال رضی اللہ عنہ کی دعا پر عمل کرنا ہے تو سحری کی اذان سے پہلے کر لیا جائے ۔ ورنہ بات نہ کی جائے حضرت بلال عام اذانوں کے بھی موذن تھے مگر یہ دعا صرف سحری کی اذان کے وقت ادا کرتے تھے اور اذانوں میں نہیں ۔ یہ حضرات بھی سحری کی اذان دیا کریں اور اس سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کریں

۱۰ ۔ خود موجودہ امر میں تنازعہ کرنے والے گروہ ۔ کے علماء محققین نے اس امر کی مخالفت کی ہے اور اسے غیر صحیح قرار دیا ہے چنانچہ آج سے کوئی پانچ سال قبل علی پور سیداں (بقول ان کے شریف) میں پیر جماعت علی شاہ کے مدرسہ کے شیخ الحدیث نے ایک کتابچہ اسی موضوع پر لکھا تھا جس کو مکتبہ لاثانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ نے شائع کیا تھا ۔ افسوس وُہ پسرور میں ہونے کی وجہ سے میرے پاس نہیں ورنہ میں اس میں سے کچھ عبارت نقل کرتا ، بہر حال اسی وقت کا شائع شدہ انہی کا ایک اشتہار انہی کے ادارے کی طرف سے شائع ہونے والا پیش کرتا ہوں اور عبارت حرف بحرف نقل کرتا ہوں

اذان سے قبل صلوٰۃ، تسمیہ، تعوذ، بلند آواز سے پڑھنا غیر مشروع، ناجائز اور بدعت ہے!

ماہنامہ انوار الصوفیہ، قصور ترجمان، آستانہ علی پور شریف، موسس اعلیٰ حضرت امیر ملت مجدد العصر قبلہ، عالم پیر جماعت علی شاہ، صاحب اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی امام اہلسنت مفتی اعظم پاک پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور، مرکز اہلسنت والجماعت دار العلوم حزب الاحناف داتا گنج بخش روڈ لاہور کے فتاویٰ :

سوال : آج کل ہم اہلسنت والجماعت کی تمام مساجد میں باواز بلند اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں اور بعض موذنین صلوٰۃ وسلام سے بھی پہلے اعوذ اور بسم اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آیت ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر یا کوئی اور آیت پڑھتے ہیں اور پھر صلوٰۃ وسلام اور پھر اذان پڑھتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟
جواب:۔ اذان سے قبل اعوذ پڑھنا مشروع نہیں ہے۔ اس کا حکم قرآن شریف کے ساتھ مخصوص ہے یعنی جب قرآن شریف پڑھنا چاہو تو آعوذ پڑھ لو، اس کے سوا کسی چیز سے پہلے پڑھنے کا حکم نہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہر نیک کام کے اوّل پڑھنا باعث برکت ہے لیکن اونچی آواز سے اور مزید برآں لاؤڈ اسپیکر میں پڑھنا فضول ہے آہستہ سے پڑھنا کافی ہے۔ قرون اولیٰ میں بلکہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے قبل کہیں بھی اذان کو اونچی آواز سے بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا معہود نہیں ہے ایسے ہی اونچی آواز سے بالالتزام صلاۃ وسلام اذان سے قبل پڑھنا اور اس کو عادت بنانا بھی مشروع نہیں ہے دراصل یہ زوائد وہابیوں اور دیوبندیوں کی ضد سے یا نعت خواں قسم کے مؤذنین نے پیدا کئے ہیں از منہ سابقہ میں سب قارئین جانتے ہیں کہ اذان اس زوائد سے خالی ہوتی تھی۔ اگر ہمارے علماء عوام کی تائید میں کہ اب وہ اس راستہ پر چل پڑے ہیں غور و فکر سے اس کو جائز ثابت بھی کر دیں تو صرف جائز ہی ہو گا مستحب مندوب یا افضل نہیں ہو گا۔ باقی رہ گئی یہ بات کہ اس پر ثواب بھی ہو گا۔ یہ بات تب ہو جب وہ مستحب ہو، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی سے اس کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے لکھا کہ اذان کے بعد جب جماعت کا وقت قریب ہو کسی شخص یا موذن کا بطور تثویب کے سلام وصلوٰۃ پڑھنا بہتر ہے یعنی اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی وجہ ہو سکتی ہے پہلے نہیں اور اس رسم کو جو اسلام میں معہود نہیں تھی جہلاء بڑھائے چلے جا رہے ہیں۔ اور علماء کرام خاموش ہیں پتہ نہیں کیوں؟ یہ عظیم المیہ ہے۔
(بحوالہ انوار الصوفیہ علامہ غلام رسول گوہر ایڈیٹر ماہ جنوری ۱۹۷۰ء شمارہ نمبر ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب السلام علیکم۔ گزارش ہے قرآن وسنت کی روشنی میں ارشاد فرمائیں کہ پنج وقت نماز کے لیے جو اذانیں دی جاتی ہیں۔ ان سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود صلواۃ آواز بلند بھیجنا مسنون و مشروع ہے؛ جیسا کہ ہمارے ہاں معمول بنتا جا رہا ہے نماز فجر سے پہلے ہمارے محلہ کی مسجد میں سے تین یا ساڑھے تین بجے ہی لاؤڈ سپیکر پر صوفیاء کا کلام یا کوئی اور کلام سنانا شروع کر دیا جاتا ہے کبھی کبھی درود وسلام کو بھی سنایا جاتا ہے کیا محلہ والوں کو تین یا ساڑھے تین بجے ہی جگا دینا اسلامی طریقہ ہے؟ صحیح فتویٰ دے کر عنداللہ ماجور ہوں (السائل محمد حنیف باغبانپورہ جی ٹی نمبر ۴۲ لاہور)

الجواب ہو الموفق للصواب:

درود شریف پڑھنا مسلمان کے لیے ذریعہ نجات اور وسیلۂ شفاعت ہے قرآن کریم میں واضح طور پر ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ محبت اور عظمتِ رسول کے لیے درود شریف پڑھا کریں۔ نماز کے اندر بھی درود شریف پڑھنے کا حکم ہے اس لیے کوئی صحیح العقیدہ مسلمان درود شریف پڑھنے سے گریز نہیں کر سکتا اور اگر کوئی ایسا کرے تو یہ اس کی بدنصیبی ہوگی اذان کے کلمات مقرر ہیں اس میں کمی بیشی کرنا یا آگے پیچھے درود شریف یا قرآن کریم کی آیات بلا فصل ملانا بدعت اور عبادت الٰہی میں خلل ڈالنے کے مترادف ہے۔ اذان کے ساتھ اوّل درود شریف کو لازم قرار دینا یا اہل سنت کا شعار بنانا بھی بدعت اور عبادت معہودہ میں تحریف کرنے کی کوشش ہے بہتر یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کی سعادت اگر حاصل کرنی ہے تو اذان کے علیحدہ پڑھی جائے کم از کم پانچ منٹ پہلے پڑھ لی جائے درمیان میں وقفہ دے کر اذان کہیں۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ اذان کے بعد دعا پڑھ کر درود شریف پڑھیں۔ جب لوگ سوئے ہوئے ہوں یا کسی کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مشغول ہوں نماز باجماعت سے پہلے قرآن کریم یا درود شریف یا کوئی وظیفہ یا صوفیاء کرام کا کلام بلند آواز سے پڑھنا سنت کے خلاف اور اہل اسلام کو پریشان کرتے ان کو بلا وجہ تنگ کرنے کے گناہ کا ارتکاب ہے۔ بالخصوص فجر سے پہلے لاؤڈ اسپیکر پر صوفیائے کرام کا کلام پڑھنا غیر مستحسن، اور دوسروں کو تکلیف دینے کے مترادف ہے۔ فجر کے وقت سوائے دو سنت کے نوافل پڑھنے کا حکم بھی نہیں ہے۔ حضور صلعم نمازیوں کی دشواری کی پیش نظر بعض اوقات نماز اور قرأت میں تخفیف کر دیا کرتے تھے۔ امام و خطیب کو ایسا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے جس سے اہل محلہ تنگ ہوں جب کہ اس کا عمل سنت بھی نہ ہو؟

(مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور)

از دار العلوم حزب الاحناف :

فجر ہونے سے پہلے لاؤڈ سپیکر پر بلند آواز سے درود شریف پڑھنا جائز نہیں کیونکہ کاروباری آدمی سوئے ہوئے ہوتے ہیں ان کے آرام میں خلل واقع ہوتا ہے۔ درالمختار میں ہے۔ فی حاشیۃ الحموی عن الامام الشعرانی حموی میں ہے امام شعرانی نے فرمایا مسجدوں میں یا مسجدوں کے علاوہ جماعت کا ذکر کرنا مستحب ہے اس میں سلف و خلف کا اجماع ہے۔ اگر ان کا ذکر جہر سونے والے پر اور نماز پڑھنے یا قرآن پڑھنے والے پر مشوش ہو تو جائز نہیں (اور اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ جلد سوم میں بھی قریب قریب ایسا ہی فرمایا ہے) لیکن انہوں نے مریض کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ کہ بلند آواز سے ذکر کرنے سے اگر مریض کے آرام میں خلل آتا ہے تو ذکر جہر ممنوع ہے لہٰذا جب فجر طلوع ہو جائے تو لاؤڈ سپیکر پر درود شریف بلند آواز سے پڑھ سکتے ہیں، لیکن فجر سے پہلے نہ پڑھیں (امور حنفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء

ہم اہل سنت و الجماعت کو کوئی بات اس لیے رائج کرنا زیب نہیں دیتا کہ ہم امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں۔ فقہ حنفی میں اذان سے قبل صلوٰۃ وغیرہ ثابت نہیں ہے تو اب یہ غیر مقلدانہ عمل کرنا دراصل ثابت کرتا ہے کہ امام اعظم اور صحابہؓ کرام عشق کی اس منزل سے آشنا نہ تھے (نعوذ باللہ) جس سے آج کا جاہل سرشار ہے (برایں عقل و دانش بباید گریست)

شائع کردہ:

سوادِ اعظم اہلسنت والجماعت آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ

دار الحق۔ ٹاؤن شپ سکیم لاہور

نوٹ: اگرچہ اس اشتہار میں چند باتیں قابل مواخذہ بھی ہیں، مگر حرف بحرف نقل کر دیا ہے، تاکہ معلوم ہو سکے کہ حقیقت حال کھل چکی ہے اور جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے۔

معلوم نہیں اپنے علماء کی اس تصریح کے باوجود بھی یہ لوگ صحیح بات پر عمل کر کے سرفراز کیوں نہیں ہوتے اور غلط بات پر کیوں ضد کیے جاتے ہیں۔ خلافِ پیمبر خلافِ صحابہؓ، خلاف تابعین و تبع تابعین، خلافِ ائمہ و فقہاء اور پھر اپنے علماء کے خلاف کیوں فتنہ و فساد کا موجب بن رہے ہیں۔ اور الجھنوں میں ڈال رہے ہیں۔

اللہ ایسے کم عقلوں کو عقل اور جاہلوں کو ہدایت عنایت فرمائے۔ آمین۔

اسی طرح ان کے مولانا احمد علی قصوری مرکز اہل سنت پاکستان کے بانی اور کنوینر نے فرمایا کہ" علمائے اہل سنت نہ تو اسے سنت گردانتے ہیں نہ فرض اور واجب مانتے ہیں نہ کوئی خاصہ لازمی سمجھتے ہیں اور نہ ہی اذان کا حصہ تصور کرتے ہیں۔ (نوائے وقت لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۵ء صہ ۶)

۱۱: ان کی فقہ کی مشہور کتاب، ہدایہ کے حاشیہ عنایہ صفحہ ۴۳۶ جلد ۲ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا ہے " والاذان الاعلام وقد صار معروفا ما بھذہ الکلمت فلا یبقی اعلاما بغیرہ۔
کہ اذان اعلان کے لیے ہے جو کہ مشروع و معروف کلمات پر مبنی ہے ان الفاظ کے علاوہ کلمات اذان نہیں رہتے۔ اسی طرح فقہ حنفی کی مشہور کتاب درمختار سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا رواج قرون مشہود لہا بالخیر میں نہ تھا بلکہ بقول امام سخاوی ۷۹۱ھ میں ہوا اور وہ بھی صرف مصر میں۔ چنانچہ کشف الاشار میں ہے، القول لا یعبا بما لم یثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولذا انکرہ بعض المالکیہ ومنعوہ وما رایت احدا من مشائخ ھذا الزمان یقول بہ (درمختار مع کشف الاستار ص۶۴ ج۱)
یہ کام نبی پاکؐ سے ثابت نہیں تبھی اس کا انکار کیا گیا ہے اور کوئی بھی مشائخ ایسا نہیں کرتا، علامہ طحاوی شرح درمختار میں لکھتے ہیں۔ لم یکن ذٰلک فی زماننا ولیس فی عبارۃ السیوطی المنقول فی المنھر ایضا۔ (ص۱۸۶ ج۱)
۱۲ : امام سخاوی (ولادت ۸۳۱ھ وفات ۹۰۲ھ) نے درود وسلام پر کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے۔ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع (اور جسے بریلوی کتب خانہ مکتبہ لاثانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ نے گزشتہ سالوں میں بڑے اہتمام سے شائع کیا تھا، اور جس کا اشتہار رضائے مصطفےٰ میں شائع ہوتا رہا ہے) اسی امام صاحب فرماتے ہیں، کہ کچھ مؤذنوں نے صبح اور جمعہ کی اذانوں سے پہلے درود پڑھنے کی بدعت جاری کی ہے اور مغرب میں بالکل نہیں پڑھتے کہ وقت تھوڑا ہوتا ہے"، (ص۱۴۴ مطبع ۱۳۲۱ھ) یہ اور اس طرح کی بہت سی باتیں ہیں جو ان کی دلیل کی تردید کرتی ہیں۔ بہرحال یہ امر خلافِ عقل و نقل ہے۔ یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ۔ درود کا اذان کا تعلق اتنا سا ہے کہ اذان سُن کر، الفاظِ اذان کے دھرانے کے بعد درود پڑھنا چاہیئے۔ اب اس کو شرع میں کرنا اور وہ بھی اس طرح کہ کارِ ثواب گردانا اور نہ پڑھنے والے کو برا بھلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنا ایک واضح بدعت ہے۔ کہ بدعت ہر اس کام کو کہا جاتا ہے جو ثواب سمجھ کے کیا جائے اور جس کا وجود عہدِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے "من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد" کہ ہر وہ کام جو آج اس کو دین میں شامل کیا جائے وہ مردود و مطرود ہے، تعریف بدعت میں حدیث ھذا اصل اصول عند المحدثین ہے۔ کیونکہ تمامی انواع واقسام بدعت کو حاوی اور محیط ہے۔ دوسری حدیث کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار کہ ہر نئی چیز (جو ثواب کی نیت سے جاری کی جائے) گمراہی ہے، اور ہر گمراہی جہنم میں داخل کرے گی، سنن ابن ماجہ میں جابر سے روایت ہے: وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ کہ کاموں میں سے بُرا کام وہ ہے جو نیا دین میں جاری کیا ہو (وہ بدعت ہے) اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ نیز فرمایا الا ایاکم ومحدثات الامور فان شر الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ کہ خبردار رہئے نئے کاموں سے بچے رہنا کہ بیشک دین میں نئے کام، بُرے کام اور بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

علامہ عینی حنفی عمدۃ القاری میں بدعت کی تعریف کرتے ہیں۔ ما لم یکن لہ اصل فی الکتاب والسنۃ بدعت وہ ہے جس کی کتاب وسنت میں کوئی دلیل نہ ہو اور فرمایا "اظہار شیء لم یکن فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا فی زمن الصحابۃ" کہ کسی شئے کا اظہار جو کہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ صحابہؓ کے دور میں ہو۔ فتح الباری نمبر ۸ صفحہ ۲۱۶ میں ہے:

"والبدعۃ اصلھا ما احدث علی غیر مثال سابق وتطلق فی الشرع فی مقابل السنۃ فتکون ھی مذمومۃ"

یعنی بدعت اس چیز کو کہا جاتا ہے جو سابقہ مثال کے بغیر ظہور پذیر ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت کے مقابل ہونے کی وجہ سے وہ مذموم ہے۔

علامہ شاطبی کی الاعتصام ص۲۱ پر ہے۔ وکان مالک کثیرا ما انشد:

وخیر امور الدنیا ما کان سنۃ وشر الامور المحدثات البدائع

کہ دنیا میں اچھے کام وہی ہیں جو سنت ہیں اور بُرے کام وہ ہیں جو دین میں نئے جاری کیئے گئے ہیں حضرت عمر کی حدیث ہے۔

"من وقر اھل بدع فقد اعان علی ھدم الاسلام"

کہ جس نے بدعتی کی توقیر کی اس نے گویا اسلام کے مٹانے میں اس کی اعانت کی۔

علامہ شاطبی الاعتصام ص۹۹ پر لکھتے ہیں، شرابیوں، کبابیوں، ناچنے والوں کے پاس بیٹھنے سے بدعتی کے پاس بیٹھنا زیادہ بُرا ہے بدعت کی پہچان کے لیے ایک واقعہ بہت خوب ہے۔ مسند دارمی مطبع نظامی کانپور ص۳۹، مجمع الزوائد مسند احمد و بزار اور طبرانی کبیر میں برواۃ ثقات واقعہ مرقوم ہے جس کا ماحصل یہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود نے ایک مسجد میں ایک جماعت کو دیکھا کہ حلقہ باندھ کر سو سو مرتبہ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کنکریوں پر پڑھ رہے تھے حضرت ابن مسعود نے فرمایا تم یہ کیا کر رہے ہو تمہیں اس کا کچھ ثواب نہ ہوگا، یہ تو نیکی برباد گناہ لازم والا معاملہ ہے۔ کہ تم نے عبادت کی اک خاص صورت اختیار کر لی ہے جو عہدِ رسول میں نہ تھی۔ یہ بدعت ہے انہوں نے کہا ہم تو نیکی کے لیے کر رہے ہیں اور صرف تکبیر و تہلیل کا ورد کر رہے ہیں تو ابن مسعود نے فرمایا بہت سے ایسے ہیں جو احداث و ابتداع (بدعت) کی وجہ سے نیکی تک نہیں پہنچ سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلقوں سے آگے نہ اُترے گا۔ ممکن ہے وہ تم ہو اور پھر ناراضگی کی حالت میں مسجد سے نکل گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی واقعہ الردالمختار شرح درمختار المعروف شامی جلد ۵ صـ۲۹۳، فتاویٰ بزازیہ حاشیہ فتاویٰ عالمگیر جلد ۶ صـ۳۸۷ میں بھی ہے۔

غور کیجئے کہ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کتنے مبارک اور فضیلت والے کلمات ہیں مگر اک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے بدعت کہہ رہا ہے اور موجب عذاب گردانتا ہے۔ اور یہ سب اس لیے کہ یہ خلاف تعلیمات نبوی ہے، عبادت کی اک شکل اختیار کرنا جو منقول از رسول اللہ نہ ہو بدعت ہے، درود بھی اک عبادت ہے اور موجودہ شکل خلافِ تعلیماتِ نبوی ہے بجوائمہ محققین۔ اور خود بریلوی علماء کے نزدیک بدعت ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے نیز ان کے مولوی احمد علی قصوری رضا خانی نے خود لکھا ہے کہ درود پڑھنے کی کچھ خاص جگہیں ہیں، یہ ہر جگہ نہیں پڑھا جاتا (ہمارا موقف بھی یہی ہے) چنانچہ لکھتے ہیں "علاوہ ازیں قرآن کے عمومی حکم کے باوجود فقہ حنفی میں بہت سے مقامات پر درود شریف پڑھنے سے روکا گیا ہے جیسے ذبح، تعجب کے موقع پر پھسلنے اور چھینک کے وقت، تجارت کے سامان کی شہرت کے لیے درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ کسی بڑے آدمی کی آمد کی خبر دینے اور فرض نماز میں التحیات میں جب حضور کا نام آئے تو درود پڑھنا ناجائز ہے۔ قرآن کریم میں جب حضور کا اسم گرامی آئے تو درود نہ پڑھنا افضل ہے۔

(فتاویٰ شامی بحوالہ نوائے وقت لاہور ۲ اکتوبر ۱۹۸۵ء صـ۹ مضمون، احمد علی قصوری رضا خانی)

اللہ رب العزت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی اعلان کروا دیا تھا، کہ "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا"

کہ آج کے دن میں نے دین تمہارا، تمہارے لیے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور پسند کیا تمہارے لیے دین اسلام۔

شاہ عبدالقادر موضح القرآن میں فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں تکمیل دین اور اتمام نعمت کی نوید دی گئی ہے، عرب اکمل کا لفظ اس وقت بولتے ہیں جب کسی کام کی غرض وغایت حاصل ہو جائے۔

ایسا ہی مفردات القرآن میں امام راغب نے لکھا ہے، دوسرا لفظ "اتمام" ہے جس کا معنیٰ ہے۔ "تمام الشیئ انتہاؤہ الی حد لا یحتاج الی شیئ خارج عنہ کسی چیز کے تمام ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ چیز اس انتہا تک پہنچ گئی کہ اب اس میں کسی خارجی چیز کے مزید اضافہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ (مفردات القرآن للامام راغب الاصفہانی) اب ذرا سوچا جائے کہ جب دین مکمل اور پورا ہو گیا؟ اس میں کسی طرح کی خارجی چیز شامل نہیں ہو سکتی تو آج کا غلط درود کس طرح داخل ہو گیا۔ یہ نہ صرف اس آیت کا صریح انکار ہے بلکہ شریعت مطہرہ سے مذاق بھی ہے کہ ایک ایسا کام جو ماضی قریب میں ہوا، نہ ہی احتجاجی گروہ کے اسلاف سے ثابت ہے اور نہ ہی اسلاف حق سے پھر صحیح کس طرح ہو گیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکفرین" کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جس نے اس سے انکار کیا اللہ ایسے کافر کو پسند نہیں کرتا۔

نیز فرمایا "فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم کہ جو "شریعت کے احکامات کی مخالفت کرتے ہیں وہ ڈر جائیں کہ ان پر فتنہ یا دردناک عذاب مسلط ہو گا۔

فرمایا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ کہ اللہ و رسول سے آگے بڑھ کر دین میں اضافہ نہ کرو۔

فرمایا" لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی" نبی کے حکم پر کوئی بات نہ بناؤ یعنی کوئی کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے علاوہ نہ کرو۔ بلکہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کرو جو دین ہے اور اصل اسلام بھی۔ ورنہ دین سے بے رغبتی ہے اور مخالفت رسول بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مسعود فرماتے ہیں "اتبعوا ولا تبتدعوا فقد کفیتم"
کہ اتباع کرو نئی چیز ایجاد نہ کرو، اتباع ہی تمہیں کافی ہے۔
ابن ماجہ میں ہے ابی اللہ ان یقبل صاحب البدعۃ حتی یدع بدعتہ
کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا جب تک وہ بدعت چھوڑ
نہ دے (یہی بات ابن مسعود نے تکبیر و تہلیل کے بدعتیوں سے کہی تھی)
صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیخ الدحلان ص۳ میں ہے "عن عثمان بن
حاضر الازدی قال دخلت علی ابن عباس فقلت اوصینی فقال نعم
علیك بتقوی اللہ والاستقامۃ اتبع ولا تبتدع"
عثمان بن حاضر الازدی کو حضرت ابن عباس نے نصیحت کی اللہ کا ڈر طاری
رکھ، قائم رہ، اتباع کر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور کوئی نئی چیز دین میں ایجاد
نہ کر، یعنی بدعتی نہ بننا۔ اسی صفحہ پر ابن مسعود سے نقل ہے۔
انکم ستجدون اقواما یزعمون انھم یدعونکم الی کتاب
اللہ وقد نبذوہ وراء ظھورھم فعلیکم بالعلم وایاکم والتبتدع
وایاکم والتنطع وایاکم والتعمق وعلیکم بالعتیق وفی روایۃ فاذا
رایتم محدثۃ فعلیکم بالامر الاول"
یعنی تم ایسی قومیں دیکھو گے جو کتاب اللہ کی داعی ہونگی مگر درحقیقت کتاب
اللہ کو پس پشت ڈالا ہوگا ایسے میں تم کتاب و سنت کی پیروی کرنا، نئی نئی باتوں
سے (جو دین میں جاری ہوں) بچنا، گہری اور فلسفیانہ باتوں کی بجائے پرانی یعنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ماننا، ایک روایت میں ہے جب تم دین میں کوئی
نئی بات دیکھو تو "امر اوّل" یعنی ابتدائے اسلام کے دور (قرن اوّل) کی طرف رجوع کرنا
الحمد للہ اہلحدیث ایسا ہی کر رہے ہیں، بجائے نئی بات، غلط دُرود کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کی طرف، صحابہ کے دور، تابعین،
تبع تابعین ائمہ دین، فقہاء دین وغیرہ کی راہ پر چلے جا رہے ہیں اور ہر طرح بدعت سے بچتے

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قلیمہ سے بچ رہے ہیں امام شاطبی نے الاعتصام" میں مذکورہ بالا حدیث نقل کر کے بدعت اور بدعتیوں کی خوب ترغیم کی ہے جلد ۱ ص۹۵ پر لکھتے ہیں۔

بدعتی سے اتنی نفرت کرو کہ جس راستے سے وہ گزرے اس سے نہ گزرو کیونکہ اس کا جلیس ہم نشین نفس امارہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

"من جالس صاحب بدعة نزعت منه العصمة ووكل الى نفسه

بدعتیوں کا حال یہ ہے کہ "هم يحسبون انهم يحسنون صنعاً"

اور جب اُن کے سامنے آیات و احادیث تلاوت ہوں تو اس وقت بقول رب العلمین

"اذا تتلى عليهم اياتنا بينٰت تعرف فى وجوه الذين كفروا المنكر يكادون يسطون بالذين يتلون عليهم ايتنا"

یعنی چہرے بدل جاتے ہیں، ماتھے پر بل آجاتے ہیں، غصہ میں ایسے بھرتے ہیں کہ بس چلے تو منہ نوچ لیں۔

الاعتصام للشاطبی اور فتح البیان میں تحت آیت فاقعد وامع الخلفین بدعتی سے مکمل ترکِ تعلق کا حکم ہے۔

ابن ماجہ ص۲۱۸، نسائی جلد ۲ ص۴۹ میں ہے۔

"اياكم والغلو فى الدين فان اهلك من كان قبلكم الغلو فى الدين"

کہ تم سے پہلے غلو (دین میں کمی بیشی کی وجہ سے) ہلاک ہوتے ہیں تم اس ہلاکت سے بچنا۔ تاریخ الخلفاء ص۲۲۷ میں ہے۔

"قال عمر بن عبد العزيز خذوا من الراى ما من كان قبلكم ولا تاخذوا ما هو خلاف لهم فانهم خير منكم واعلم"

ان تمام احادیث و آیات اور اقوال میں بدعت اور بدعتیوں کی مذمت ہے دین میں خلافِ تعلیماتِ نبوی قرونِ اولیٰ کے برعکس نئی نئی باتیں دین کے نام پر ایجاد کرنے کی ممانعت ہے، یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہر وہ کام جو ثواب کی نیت سے کیا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منصوص نہ ہو یا مشروع کیفیت سے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو بدعت ہے، اور بدعت کی تمام اقسام گمراہی ہیں جو جہنم کے عذاب کا موجب ہے موجودہ درود کے بارے میں کون نہیں جانتا کہ یہ ماضی قریب کا ایجاد شدہ ہے۔ جو نہ قرونِ اولیٰ میں تھا اور نہ ہی اس فرقہ (جو شور مچا رہا ہے اور انگریزوں کی پیداوار ہے) کی ابتداء میں۔ تو گویا صریحاً بدعت ہے اور اس کے ادا کرنے والے بدعتی۔ باقی ان کا یہ خیال کہ اچھی نیت سے کیا گیا کام کوئی بھی ہو صحیح ہے، بہت ہی غلط خیال ہے اس جگہ یہود و ہنود اور مجوس وغیرہ تمام فرقے یہی کہیں گے کہ ہماری نیت اچھی ہے، متعہ والے بھی تو یہی کہتے ہیں۔ نیز تاریخِ اسلام کی اُن عورتوں کا واقعہ تو فراموش نہیں کیا جاسکتا جو تاریخ میں "ثوابات" کے نام سے معروف ہیں ان عورتوں کے متعلق علامہ شاطبی الاعتصام میں لکھتے ہیں "یہ عورتیں ضرورت مندوں کے لیے حصولِ ثواب کی خاطر اپنی شرمگاہوں کا صدقہ کیا کرتی تھیں"۔ نیت تو اُن کی بھی ثواب کی اور اچھی تھی ان کے بارے میں اہل بدعت کا کیا خیال ہے؟

بہر حال درود کا اذان سے بعد کا تعلق ہے، اذان سے پہلے درود پڑھنا خلافِ تعلیماتِ نبوی اور بدعت ہے، جو اسلام میں کسی طرح بھی روا نہیں ہو سکتا اور تغیر و تبدل کرنے والا گمراہ، بدعتی اور لا اصل ہے۔

غلط درود اور اس کے مضرات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی صریح مخالفت کرنے والے، ہر کام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف دعوہ کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار ہیں لہٰذا اذان سے قبل درود پڑھتے ہیں۔ حالانکہ ان کی یہ بات کتنی غلط ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں کہ میرا محب تو وہ ہے جو میرے طریقے پر چلتا اور میری سنت کو قبول کرتا ہے اور جو میری سنت کو چھوڑتا ہے وہ میرا محب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق وہ کافر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا انکار کرنے والا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر جو درود بنایا گیا وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ اور بتائے دسکھلائے ہوئے درود سے الگ علیحدہ اور خلاف شرع بنایا ہے۔ ان اصحاب دجل وفریب کے بنائے ہوئے درود نے ان کی محبت کی قلعی کھول دی، کیا آپؐ کی محبت کا یہی تقاضہ ہے کہ ان کی تعلیم سے منہ موڑ لیا جائے اور اپنے الفاظ سے درود گھڑ لیا جائے اس کا تو یہی مطلب ہے کہ یہ حضرات اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے درودوں سے مطمئن نہیں، انہیں ناقص سمجھتے ہیں یا اس لائق نہیں جانتے کہ ادا کر سکیں اور اپنے بنائے ہوئے درود کو اہمیت دیتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر آپؐ کی توہین اور گستاخی کیا ہوگی۔ آج کل لوگ شعراء، ادباء کے کلام، اپنے محبوب کے اشارے، ادائیں، اسٹائل (بالوں سے لے کر چال تک) اپنائے ہوئے ہیں اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اور سکھلائے ہوئے درود کو پسند نہیں کرتے، حالانکہ اگر بغور دیکھا جائے تو درود ابراہیمی اپنے الفاظ ومعانی کے اعتبار سے ایک جامع درود ہے کہ نبی کے سوا دنیا کا کوئی انسان بھی اس سے بہتر درود مرتب نہیں کر سکتا اور کرے بھی کس طرح کہ نبی جو کچھ کہتا ہے۔ ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ کی شہادت سے اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ اللہ کی طرف سے بولتا ہے، پھر بھلا اللہ کے کلام کا کوئی انسان مقابلہ کس طرح کر سکتا ہے۔ اور پھر یہ تو ایک عبادت ہے (درود پڑھنا) اور تمام تر عبادتیں اللہ کی طرف سے نازل طریقے اور انداز سے ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ درود ابراہیمی میں فصاحت وبلاغت کا اعلیٰ معیار ہے۔ اور یہاں کچھ بھی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھلائے ہوئے تمام درودوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اس طور ہے کہ کسی میں بھی امتی کا ان سے خطاب نہیں اور ان کے ہاں ہے ہی محض آپؐ سے خطاب اور وہ کتنا غیر فصیح! یہاں اللہ کے بغیر کوئی درود نہیں اور ان کے ہاں وہ بھی نہیں یہاں صرف ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکتہ کی وضاحت سے ہی معلوم ہو جائے گا کہ درود ابراہیمی اور اہل بدعت کے درود میں کتنا فرق ہے اور یہ کہ کون سا درود شانِ رسالت کے مطابق ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا "ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا یھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔"

کہ اے ایمان والو! اس (اپنے نبی) پر درود پڑھو

اور جب صحابہ نے پوچھا کہ آپؐ پر کیسے درود پڑھیں تو ناطق بالوحی نے درود ابراہیمی سکھلا دیا، کہ جس کے الفاظ ہیں اللھم صل علی محمد الخ اے اللہ محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔ امام شوکانیؒ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو درود پڑھنے کا حکم دیا تو چاہیئے تو یہ تھا کہ درود کے الفاظ ایسے ہوتے جس سے اس بات کا اظہار ہوتا کہ ہم اے نبی! آپؐ پر درود بھیجتے ہیں، مگر ہوا یوں کہ ہم نے اللہ ہی سے دعا کی کہ وہ ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔ امام موصوف فرماتے ہیں:

اس کی حکمت یہ ہے کہ امتی کا علم ناقص ہے اور کوئی شخص بھی سرورِ عالم کے حقیقی مرتبہ و مقام اور شان و شوکت سے کما حقہٗ آگاہ نہیں کہ آپؐ کی حیثیت اور شان کے مطابق درود بھیج سکے اور چونکہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے مقام اور شان سے پوری طرح آگاہ ہے اس لیے درود ابراہیمی میں امتی اللہ ہی سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! چونکہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے پوری طرح آگاہ ہے لہٰذا میری طرف سے، ان کی شان کے مطابق ان پر درود بھیج"

یہ وہ حکمت ہے جس کی بناء پر قرآن کریم کی تعمیل میں ہم اپنی طرف سے درود بھیجنے کی بجائے اللہ ہی سے درود بھیجنے کی دعا کرتے ہیں اب اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اہل بدعت نے درود ابراہیمی منقول از رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود بنا رکھا ہے وُہ معنوی اعتبار سے کس قدر کمتر درود ہے کیونکہ اس میں اپنی طرف سے بغیر اللہ کے درود بھیجتے ہیں جب کہ مسنون درود میں یہ کام ہماری طرف سے اللہ تعالیٰ کرتے ہیں۔

نیز درود ایک عبادت ہے اس کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے، جب کہ بدعتیوں کے درود میں اور طریقہ ہے جو کہ سراسر بدعت ہے۔ غلط درود کے مضمرات میں پہلا یہی ہے۔ کہ یہ بدعت ہے اور بدعت کو انتہائی ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ بحث آپ پڑھ چکے ہیں بہرحال اس جگہ بھی کچھ عبارتیں نقل کرتا ہوں (صرف ترجمہ اور پہلی عبارتوں کے علاوہ)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"بدعت ایک ایسا مرض ہے جس سے چھٹکارا پانا انسان کے لیے ناممکن ہو جاتا ہے شرابی شراب نوشی، زانی زنا اور بدکار بدکاری سے توبہ کر لیتا ہے کیونکہ وہ جب یہ اعمال کرتا ہے تو انہیں گناہ سمجھتے ہوئے کرتا ہے، آخر کبھی نہ کبھی اس کا مائل اس کی مخالفت کرتا، اور وہ توبہ کی طرف مائل ہو جاتا ہے مگر بدعتی انسان ایسا بدنصیب اور سیاہ بخت ہے کہ اسے توبہ و رجوع الی اللہ کی توفیق بہت ہی کم نصیب ہوتی ہے کیونکہ وہ جن بدعات کو حرز جاں سمجھتا ہے وہ انہیں گناہ نہیں سمجھتا بلکہ ثواب اور نیکی کا کام سمجھ کر کرتا ہے لہٰذا ایسے شخص کو توبہ کی توفیق کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟"

بدعتی شخص ساری عمر بزعم خویش نیکی کا کام کرتا ہے مگر درحقیقت وہ اپنے دامن میں آگ کے انگارے جمع کر رہا ہوتا ہے۔ وُہ اجر و ثواب کی نیت سے بدعت پر عمل کرتا ہے مگر روزِ قیامت اسے حرماں نصیبی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً

روزِ قیامت بعض چہروں پر خوف و ہراس ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا۔ الذین ضل سعیہم فی الحیٰوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا۔ کیا ہم تمہیں بتائیں اعمال میں بڑے نقصان والے کون لوگ ہیں (وہ) جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں ضائع ہوگی اور وہ سمجھتے وہ جو کر رہے ہیں اچھا ہے۔

ایوب سختیانی کا قول ہے " بدعتی بدعت میں کوشاں ہونے کے برابر اللہ سے دور ہوتا جاتا ہے۔

ہشام بن حسان کا قول ہے " بدعتی کا کوئی بھی عمل قبول نہیں " اور بدعت پر شدید اس قدر اس لیے ہے کہ بدعت دراصل اللہ و رسولؐ پر افترا یعنی جھوٹ باندھنے کے برابر ہے۔

۲۔ اس غلط ورود کی وجہ سے آدمی ندا لغیر اللہ کا مرتکب ہوتا ہے جو کہ صریحًا شرک ہے (علماء نے اس موضوع پر مستقل کتابیں اور رسائل تصنیف کیئے ہیں) ہم یہاں مختصر بحث کرتے ہیں۔

ندا ہمیشہ دو طرح کی ہوتی ہے (۱) عبادت کی غرض سے، (۲) استعانت کیلئے
(۱) عبادت کے لیے ہو تو بالاتفاق شرک ہے، کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں ہو سکتی، یہی الا اللہ کا معنی ہے اور یہ اصل اسلام ہے۔ ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا ——— خواہ عبادت قولی ہو خواہ فعلی (بدنی اور مالی) تمام تر اقسام کی عبادت اللہ ہی کے لیے ہے۔ یہاں یہ بات سمجھ لیں تو بہت بہتر ہے۔ کہ عبادت صرف اس کی ہوتی ہے جو ہر قسم کے تصرفات پر کامل اختیار رکھتا ہو (اور آیۃ الکرسی سے استنباط کرتے ہوئے) جس کو نیند تو دور کی بات اونگھ بھی نہ آئے، جو کبھی تھکتا نہ ہو، زمین و آسمان کی تمام اشیاء اس کے علم میں ہوں ہر طرف اسی کی حکمرانی میں ہو، جو جیسے چاہے کرے۔ نفع و نقصان کا مالک ہو، پیدائش و موت جس کے اختیار میں ہو ہر طرح ہر پر قادر ہو۔ اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی نہیں۔ چنانچہ عبادت صرف اللہ کی ہوگی اور کسی کی بھی نہیں اور یہی رسول اللہ کی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ اس لیے عبادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے ندا صرف اللہ کی طرف ہو گی، یعنی صرف اللہ کو پکارا جائے گا۔ یہاں یہ بات پھر لا رہا ہوں، کہ درود بھی ایک عبادت ہے، یہی وجہ ہے کہ مشروع (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا) وہاں فاعل (یعنی درود بھیجنے والا) اللہ ہی ہے۔ اور کوئی درود اللہ کے بغیر نہیں، نیز ندا اللہ ہی کی طرف ہے، لیکن غلط درود میں اللہ کو نکال دیا گیا (نعوذ باللہ) اور تخاطب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ جو کہ ایک شرکیہ فعل ہے۔

(۲) دوسری قسم ندا کی استعانت کے لیے ہوتی ہے۔ استعانت واستنصار اور استغاثہ ان کا معنی ہوتا ہے مدد طلب کرنا ان کی دو قسمیں ہیں، ایک زندہ سے مدد طلب کرنا، دوم، مردہ سے طلب کرنا، یعنی طاقت وقدرت والے سے، اور غیر طاقت وقدرت والے سے، پہلی قسم کو اصطلاح میں استعانت شرعیہ اور دوسری قسم کو استعانت شرکیہ کہتے ہیں۔

استعانت شرعیہ:۔ صرف ان امور میں ہے جن کا وہ اختیار رکھتا ہے (میں نے زندہ کی قید اس لیے لگائی ہے کہ مردہ کچھ بھی نہیں کر سکتا) جیسے حکم ہے۔ تعاونوا علی البر والتقوی کہ نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی اعانت کرو۔ نیز فرمایا استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر اگر، وہ تم سے دینی معاملات میں مدد چاہیں تو ان کی لازماً مدد کرو۔ حدیث میں " انصر اخاک ظالما او مظلوما "، ذوالقرنین نے کہا تھا فاعینونی بقوۃ یہ بالاتفاق جائز ہے اور یہ روز مرہ معاملات میں اکثر ہے اس لیے کہ یہ اس کا اختیار رکھتے ہیں، لیکن مردہ تو کوئی اختیار نہیں رکھتا اس لیے اس سے استعانت نہیں ہو سکتی۔

استعانت شرکیہ:۔ وہ استعانت ہے جس کی بجز ذات باری تعالیٰ کسی کو طاقت وقوت نہیں امور میں (جو اللہ کے علاوہ کسی کے بس میں نہیں) مخلوق سے مدد چاہنا، یا جلب نفع ودفع نقصان کے لیے کسی کو ندا کرنا حرام وشرک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"واما لا يقدر عليه الا الله فلا يستعان فيه الا به ومنه اياك نعبد واياك نستعين"۔
یعنی جن امور میں کوئی طاقت نہ رکھے ان میں صرف اللہ سے استعانت مانگنی چاہیئے یہی آیت مبارک! ؟ کا مطلب ہے یعنی ندا عبادت کی ہو یا استعانت کی طرف اللہ کی طرف ہونی چاہیئے "کہ ہر آدمی دن میں کئی کئی دفعہ اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ اياك نعبد واياك نستعين کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے اعانت چاہتے ہیں"
پھر جب بات "ہی" سے ہوتی ہے تو اس کو "بھی" میں کیوں بدلا جائے؟ اور اللہ کے علاوہ کسی کو ندا کیوں دی جائے؟ کہ یہ تو شرک ہے۔
علامہ و بزرگ ابو یزید بسطامی کا قول ہے۔
"استغاثه المخلوق بالمخلوق کاستغاثه الغريق بالغريق"
شیخ سعدی نے کہا تھا ندارم غیر از فریاد رس تو ئی عاصیاں را بخشش و بس۔
ساری مخلوق (اللہ کے علاوہ تمام مخلوق ہے، کہ خالق جب اللہ ہے تو باقی تمام مخلوق ہی ہوا خواہ انبیاء ہوں خواہ اولیاء) اللہ کی محتاج ہے کسی کو نفع و نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین ہیں لیکن خود ہر معاملہ میں اللہ سے مدد مانگتے تھے۔ حدیث میں ہے "یا غیاث المستغیثین یعنی اے (اللہ) فریادیوں کی فریاد رسی کرنے والے۔ دعاء استسقاء میں آپ فرمایا کرتے تھے۔
"اللهم اغثنا اللهم اغثنا"
ایسے ہی جگہ جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں منقول ہیں جب اتنا بڑا آدمی خود اللہ سے مانگتا ہے، تو ہم بھلا کیوں نہ اللہ سے مانگیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار اس بات کا اعلان ہے کہ استعانت کی ندا صرف اللہ کے لیے ہے اور کسی کے لیے نہیں اور جو صرف اللہ کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو وہ کسی اور سے متعلق کرنا شرک ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"وان المسجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا"

کہ مسجدوں میں اللہ کے ساتھ کسی اور نہ پکارو۔ کتنی واضح آیت ہے پھر اللہ کے علاوہ کسی نبی ولی کو بلانا اللہ کی آیت کا انکار ہے۔ اور ایک طرح سے مذاق بھی، کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی مگر گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کی کہ مسجدوں میں اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکارو اور انہوں نے کہا تم ہمیں منع کرتے ہو کہ کسی کو نہ پکارو ہم تمہی کو پکاریں گے۔

نعوذ باللہ من شرور انفسھم اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون"

کہ وہ لوگ جو آپ کو حجرات کے باہر سے پکارتے ہیں وہ اکثر بے وقوف ہیں۔ غور کیجئے آپ کی زندگی میں حجرات کے ورار سے پکارنا تو بے وقوفی ہوا اور آپ کی موت کے بعد نہ صرف وراء حجرات بلکہ ہزاروں میلوں کی دوری سے پکارنا کیا ہوا محض بے عقلی و بے وقوفی۔ یعنی نری جہالت۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو معبود ہیں اور نہ ہی مستغاث طبرانی نے ایک حدیث نقل کی ہے

"انه كان فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم منافق یؤذی المؤمنین قال بعضھم قوموا بنا نستغیث برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا المنافق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یستغاث بی وانما یستغاث باللہ"

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک منافق مومنوں کو ایذا دیا کرتا تھا۔ اُن (مومنوں) میں سے بعض نے کہا چلو رسول اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں فریاد رسی نہیں کر سکتا، فریاد رسی کرنے والا صرف اللہ ہے۔ گویا ایاک نعبد و ایاک نستعین نہ عبادت کی ہو یا استعانت کی صرف اللہ سے متعلق ہے اللہ کے علاوہ کسی سے متعلق کرنا شرک اور محض شرک ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا "غلط درود" جو جہالت کا نمونہ ہے۔ (جیسے جاہل مولویوں نے اہلحدیث اہل توحید کی ضد میں گھڑا ہے) اور جو بدعت ہی بدعت ہے، اس کے الفاظ شرکیہ ہیں کہ ان میں ندا لغیر اللہ ہے۔ اور اللہ کے علاوہ ندا کرنا خصوصاً فوت شدگان کو شرک ہے۔ اور شرک بہت بڑا ظلم ہے، جسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کریں گے۔

۳۔ اس غلط درود کے مضرات میں سے بڑا بھی شرک کا لازم ہونا ہے، کہ اس میں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر ناظر ہونا" سمجھا جاتا ہے، جو کہ شرک اور آپ کی توہین پر مبنی عقیدہ ہے (اس موضوع پر بھی علماء حق کی مستقل تصنیفات ہیں) ہم یہاں اختصاراً سمجھا دیتے ہیں۔

غلط درود میں حاضر ناظر ہونے کا عقیدہ شرک پر مبنی ہے اس لیے کہ ہر جگہ حاضر ناظر ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اور کوئی ایک جگہ رہ کر دوسری جگہ حاضر ناظر نہیں ہو سکتا، اگر ایسا سمجھا جائے یا عقیدہ بنایا جائے تو جان لیجئے کہ کفر ہے اُن آیات و احادیث کا جن میں اس بات کی وضاحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ رہ کر دوسری جگہ نہ تھے۔ اور واقعہ معراج وغیرہ کا بھی انکار ہوں گا۔ بیعتِ رضوان بھی ناقابلِ یقین اور واقعہ ہجرت بھی افسانہ بن جائے گا۔ یہ تو ایک طرح سے اسلام کے خلاف سازش ہے جو مسلمان نما لوگوں نے کی ہے۔ شاید اسی وجہ سے اس غلط درود پر اتنا زور دیا جا رہا ہے۔

ذرا غور کریں کہ اس عقیدہ سے کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے، کہ جب آپ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں تو لامحالہ جوا گاہ، زنا گاہ، چوری کے وقت، ڈکیتی، قتل، فسق و فجور اور دیگر برائیوں کے وقت موجود ہوتے ہیں آج کا جاہل ملاں تو ایک غلط بات کے لیے اتنا شور کرے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس نے تکالیف اٹھا اٹھا کر اللہ کا دین پہنچایا وہ ان برائیوں سے منع نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی کام پر خاموشی اس کے اثبات کی دلیل ہے اور وہ کام آپ کی سنت سمجھا جاتا ہے۔ گویا آپ کے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائیوں پر خاموش ہونے کی وجہ سے یہ جائز ہو گئے (نعوذ باللہ) جہاں ظلم ہو، جہاں عصمت دردی ہو، حق غضب ہو۔ وہاں غیور و بہادر اور معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ؟ لعنت ایسی سوچ پر! تف ایسے عقیدے اور ایسے خیال پر!

کیا یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ کیا محبت کی علامتیں یہی ہیں کہ ہتک عزت کی جائے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بے عزتی والی ہر بات پر لعنت ہو۔ اتنے غلط عقیدے پر مبنی عبارت کو درود کو نام دینا بھی اصطلاح اسلامی کی توہین ہے، پھر اس کو نبی پاک کے درود کے مقابل لانا نبی پاک اور اسلامی احکامات کی توہین ہے۔ اور سب سے بڑھ کر توہین آمیز عبارت والے "غلط درود" کو بلند بانگ پکارنا، اس کے لیے، جھد و جدل کرنا یہ سب اللہ رسولؐ، اسلام کی توہین، کفر اور اک سازش ہے۔

احادیث مبارکہ اور قرآن پاک میں اکثر ایسے واقعات ہیں جہاں ہے کہ آپؐ ایک جگہ ہوتے ہوئے دوسری جگہ نہ تھے، یا آپؐ ان جگہوں پر موجود ہی نہ تھے اور پھر ایک کم عقل والا فرد بھی یہ جان سکتا ہے، کہ مسئلہ علم غیب اور مسئلہ حاضر ناظر دو متضاد مسئلے ہیں۔ جب آپؐ ہر جگہ حاضر ناظر تھے اور ہیں تو علم غیب کیا ہوا؟ دونوں عقیدے غلط ہیں اور دونوں انہی غلط لوگوں کے ہیں۔ ہم یہاں صرف قرآن پاک سے چند آیات نقل کر دیتے ہیں۔

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ سے کلام کے واقعے کا ذکر فرمایا:

"وما کنت بجانب الطور اذ نادینا" (قصص)

تو کوہ طور پر نہ تھا جب ہم نے آواز دی۔

۲۔ حضرت مریم علیہ السلام کی کفالت کا قصہ ذکر ہوا۔

وما کنت لدیھم اذ یلقون اقلامھم" (آل عمران)

جب انہوں نے اپنی قلمیں ڈالیں تو وہاں نہ تھا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حضرت نوح کے واقعہ میں فرمایا،

"تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک" (ھود)

یہ تیرے عدم حضور کی باتیں ہیں جو ہم وحی کے ذریعے تجھے بتا رہے ہیں

۴۔ حضرت یوسف کے واقعہ کے بارے میں فرمایا:

"ذٰلک من انباء الغیب نوحیہ الیک" (یوسف)

یہ تجھ سے علیحدہ وقت کی بات ہے جو بذریعہ وحی تجھے بتا رہے ہیں۔

۵۔ عام واقعات کے بارے میں فرمایا

"کذٰلک نقص علیک من انباء" (طٰہٰ)

اسی طرح ہم واقعات تجھے بتلاتے ہیں اسی طرح انہی افراد (جو شور مچا رہے ہے) کی فقہ کی مشہور کتاب بحرالرائق جلد ۵ صہ ۱۲۴ پر لکھا ہے "قال علمائنا من قال ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر۔ کہ جس نے کہا مشائخ کی ارواح حاضر ہوتی ہیں اسنے کفر کیا فتاویٰ عالمگیری (کہ جس کا نفاذ یہ چاہتے ہیں) میں ہے جس نے بوقت نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کیا اس کا نکاح (عدم گواہ کی وجہ سے) نہ ہوا، گویا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر ناظر نہ تھے اَب تو ہونے کا سوال ہی نہیں۔ اس لیے کہ حاضر ناظر صرف اللہ تعالیٰ ہے قرآن پاک میں ہے۔

"وکفیٰ باللہ شہیداً" وھو معکم این ما کنتم وغیرہ۔

اس خصوصیت میں کسی دوسرے کو اللہ کے ساتھ شریک کرنا شرک ہے، لہٰذا، غلط درود کی عبارت (کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر ناظر ہونا ظاہر ہو رہا ہے) شرکیہ ہے۔ اس لیے اس سے بچنا لازم ہے۔ اس طرح یہ بھی قابلِ غور بات ہے، کہ اپنے کسی بزرگ کو ترنم سے سلام کیا جائے تو گستاخی متصور ہوتی ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ترنم سے سلام کرنا گستاخی نہ ہو گا؟)

۶۔ مفرات میں بزعم اس غلط درود کا خلافِ محبتِ رسول ہونا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین ایمان ہے جس کو آپ سے محبت نہیں وہ ایمان والا ہی نہیں، کہ اتباع و اطاعت محبت سے کی جاتی ہے جس سے محبت نہ ہو آدمی اس کی اتباع و اطاعت تو دور کی بات ذکر سننا گوارا نہیں کرتا، جتنا اس کی ذات اور صفات سے بیگانہ اتنا ہی بہتر جانتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کی محبت ایمان کی شرط اوّل قرار دی گئی کہ آپ کی کامل اتباع و اطاعت ہو سونے سے لیکر جاگنے تک، چلنے سے بیٹھنے تک ہر طرح اتباع و اطاعت۔ اسی طرح درود کا معاملہ ہے آپ کی محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ کے سکھلائے اور بتائے ہوئے درود کے علاوہ کچھ نہ پڑھا جائے۔ لیکن آپ کے تعلیم کیے ہوئے درود کو چھوڑ کر، توہین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور شرکیہ عبارت پر مشتمل درود کا پڑھنا آپ سے محبت نہیں بلکہ عداوت ہے۔ کہ درود آپ کی سنت ہے، اور جو آپ کی سنت سے الگ ہو وہ محبت کرنے والا نہیں بلکہ نافرمان اور منکر ہے۔ جس کا آپ سے کوئی تعلق نہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے۔

"من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة" اور "من رغب عن سنتی فلیس منی" ...... نیز:

"کل امتی یدخلون الجنة الا من عصانی"

موجودہ غلط درود سے ہٹ کر جو بدعت پر مشتمل ہے اور جو شرکیہ اور توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی الفاظ سے بنا ہے، اس کا پڑھنا اس کی تصحیح کا نظریہ رکھنا، اس پر ثبات رکھنا، بحث و جدل اختیار کرنا، اس کی وجہ سے مسلمانوں کو برا بھلا کہنا سب محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم منافی ہے۔ اگر یہ محبت ہوتا، یا اس طرح ادا کرنا محبت ہوتا تو وہ لوگ کرتے جو سچے عاشق تھے اور ہیں۔ بلالؓ ابن ام مکتومؓ ابو محذورہؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ مؤذن تھے، یہ ادا کرتے، صحابہ کرامؓ کرتے، تابعین کرتے، ائمہ دین کرتے، فقہاء و علماء کرتے۔ مگر یہ تو کسی نے نہ کیا، کیا ان جاہل مولویوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی محبت اُن سے زیادہ ہے؟ یا اِن کی محبت جھوٹی ہے؟ (حتیٰ) کہ ان کے مذہب کے بانیوں نے ایسا نہ کیا بلکہ آج کل بھی یہ صرف اسپیکر پر ادا ہوتا ہے ورنہ نہیں، گویا محبت بجلی کی مرہونِ منت ہے محبت نہ ہوئی بجلی کا بلب ہو گیا۔ کہ ادھر بٹن دبایا بجلی ہوئی تو جل گیا ورنہ نہیں۔ بلکہ بعضے ان کے تو کہتے ہیں یہ لاؤڈاسپیکر کی ٹیسٹنگ کے لیے ہے، بہرحال یہ درود خلافِ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

۵۔ مفرات میں سے پانچواں یہ ہے کہ اس کی وجہ سے امتِ محمدیہ میں فتنہ وفساد پھیل رہا ہے۔ اور مخالف قومیں اس سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ علماء کے خلاف حلقہ اس کو بہانہ بنا کر علماء کے خلاف باتیں بنا رہا ہے، کہ دیکھو اب اس پر لڑنے لگے، اور عوام وملک کا کچھ خیال نہیں۔ ملک وملت کو نقصان کا خدشہ ہے، کہ اس کی وجہ سے الجھاؤ سے عوام باہمی منافرت اور دشمنی میں مبتلا ہو سکتے ہے۔ جو ایک ملک اور قوم کے لیے بہت ہی ضرر رساں ہے۔ فتوؤں کے بے دریغ استعمال اور ایک کا دوسرے کو کافر کہنا نوجوان نسل کو اسلام سے دور کر رہا ہے اسی طرح اس ملک میں اسلام کے نفاذ کی راہ میں مشکلات آ رہی ہیں۔

۶۔ چھٹے نمبر پر ذہن اس طرف مائل ہوتا ہے، کہ اسلام مکمل نہیں بلکہ زمانہ کے ساتھ ساتھ اس میں ترمیم ہو سکتی ہے۔ اور یہ کون نہیں جانتا کہ اس طرح عیاش فطرت، مفاد پرست لوگوں کو کھل کھیلنے اور اسلام کا نام استعمال کرنے کی اجازت مل جائے گی۔ اور نظریہ ضرورت کے تحت کچھ بھی کر سکیں گے۔

۷۔ اسلاف وصلحاءِ سابقین کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت مشکوک ہو جاتی ہے۔ نیز یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اتنی سوچ کے مالک نہ تھے جتنی کہ موجودہ ملاں مولوی۔

۸۔ غلط درود کے اذان سے اتصال اور اس پر بحث ومباحثے سے سابقین کی صحیح اذان بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔ کہ ان کی اذان مکمل نہ تھی یا انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اذان کہنا نہ آتا تھا۔

۹۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے اعلیٰ اور عیوب سے مبّرا ہونے پر یقین نہیں رہتا۔ بلکہ ذہن یہ بن جاتا ہے، کہ اسلام کی تعلیمات عربی ہونے کے باوجود معیاری نہیں۔ یا درودِ ابراہیمی وغیرہ منقول از ناطق بوحی صلی اللہ علیہ وسلم کے درود معانی کو محیط نہ تھے، یا اُن میں کمی رہ گئی تھی۔

۱۰۔ شریعت کی دی ہوئی تعلیم کے برعکس اپنے ناقص ذہن سے عبادات وضع کرنے اور اپنی مرضی سے اُن پر عمل کرنے یا اپنی مرضی سے انہیں ادا کرنے کا نظریہ قائم ہو جائے گا۔ اور اس طرح تمام عبادات کے ارکان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور قرآن پاک سے ملنے والے تمام احکامات سے قطع تعلق کا ذہن بن جاتا ہے۔ (اللہ بچائے) یہ دس مضرات میرے ناقص علم کے مطابق اِس غلط درود کے غلط استعمال سے پیدا ہوتے ہیں ان مضرات کو مدِ نظر رکھتے ہوتے کوئی بھی دیندار اور اللہ ورسولؐ کے احکامات کو پسند کرنے والا، غلط درود پر عمل تو درکنار اسے پسند بھی نہ کرے گا۔ انشاء اللہ۔

دُرود کا منکر کون؟

جب موجودہ غلط درود کو گھڑنے والوں کو اہل حق نے کہا کہ تمہارا یہ فعل شریعت کی روسے غلط ہے کہ اس میں بیک وقت کئی بُرائیاں ہیں تو انہوں نے "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے، اور "الٹے بانس بریلی چلے"، کی مصداق اہل حق کو درود کا منکر کہنا شروع کر دیا۔ حالانکہ ان کا نیا درود گھڑنا اور وہ بھی غلط الفاظ وکلمات پر مبنی ہی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ وہ اصلی اور مشروع درود کے منکر ہیں۔ ورنہ انہیں نیا درود بنانے اور گھڑنے کی ضرورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تھی ؟

ظاہری بات ہے انہوں نے درود وضع ہی اس لیے کیا ہے کہ صادق وامین اور ناطق بالوحی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھلائے ہوئے درود پسند نہیں آئے۔ اور ناپسندیدگی کا اظہار ہی تو انکار ہوتا ہے۔

ہمیں محض اس وجہ سے درود کا منکر کہنا کہ ہم غلط درود کی بجائے مشروع درود ادا کرتے ہیں، ان جاہل اور غلط لوگوں کی مقرر کی ہوئی جگہوں کی بجائے مشروع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی جگہوں پر پڑھتے ہیں۔ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے درود اور بتائی جگہ نہ چھوڑنے اور ان کی باتوں پر نہ چلنے کی وجہ سے درود کے منکر ہیں تو ہمیں اس سے بڑھ کر کوئی طعنہ نہیں چاہیئے، غلط کاروں کا یہی طعنہ ہماری محبت وعقیدت کی علامت ہے۔

نیز اس طرح تو ان کے مذہب کے بانی علماء مثل احمد رضا، نعیم الدین مراد آبادی محدث کچھوچھوی، پیر جماعت علی شاہ علی پوری، وغیرہ تمام درود کے منکر ہوئے، ان کے منبع وماخذ شرعی فتاویٰ عالمگیری وفتاویٰ قاضی خاں وغیرہ کے لکھنے والے درود کے منکر ہوئے، ان کے وہ امام جن کی تقلید کرتے ہیں درود کے منکر ہوئے۔ جب درود کے منکر گستاخ رسول ہیں، تو ان کا گھر ہی تباہ ہو گیا، ان کے اشراف ارزال ہو گئے، ان کے معززوں کی انہی کے ہاتھوں مٹی پلید ہو گئی۔ ان کا باقی کیا بچا؟ (جہنم کی آگ!)

جب کہ اہل حدیث کا ہر ہر لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہوئے گزرتا ہے، ہر حدیث میں جہاں کہیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے وہاں درود وسلام پڑھتا ہے اہل حدیث تو مصروف ہی احادیث میں رہتے ہیں خود ہی سوچئے پھر بھلا اہلحدیث سے بڑھ کر کون درود کا قائل اور ادا کرنے والا ہو گا!

چنانچہ امام سخاوی اپنی کتاب القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع ص ۲۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مطبع مکتبہ لاثانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ جو بریلوی احباب کا مطبع ہے) میں لکھتے ہیں:

"عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیٰمۃ جاء اصحاب الحدیث بایدیھم المحابر فلیامر اللہ جبریل ان یاتیھم فیسالھم فیقول من انتم فیقولون نحن اصحاب الحدیث فیقول اللہ ادخلوا الجنۃ علی ما کان منکم کنتم تصلون علی نبی فی دار الدنیا" (رواہ الطبرانی)

حضرت انس فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اہلحدیث آئیں گے اور ان کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی۔ (روشنایاں لگی ہونگی) اللہ تعالیٰ جبریل کے ذریعے پوچھیں گے تم کون ہو؟ وہ کہیں گے، ہم اہلحدیث۔ اللہ فرمائے گا تمہارا عمل کچھ بھی ہو تم جنت میں داخل ہو جاؤ، کیونکہ تم لوگ دنیا میں میرے نبیؐ پر (سب سے زیادہ) درود بھیجا کرتے تھے۔ (سبحان اللہ)

اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد امام سخاوی نے مسند فردوس وغیرہ کے حوالے سے اس حدیث پر بحث کی ہے اور اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔ نیز یہی حدیث تاریخ بغداد میں علامہ خطیب بغدادی نے، ج ۳ ص ۱۱ اور صواعق الہیہ بحوالہ جواہر الاصول میں مدرج ہے۔ غور فرمائیں اہلحدیث کے درود اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی گواہی خود ناطق بالوحی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صدق لسان سے فرما رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اہلحدیث کے درود کو پسند کرنے اور پڑھنے کی دلیل کیا ہو سکتی ہے؟

اسی طرح اہلحدیث کے درود پڑھنے کے بارے میں احتجاجی گروہ کے ایک بہت بڑے محقق ملا علی قاری اپنی کتاب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۸ طبع مصر میں فرماتے ہیں۔

20054

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قال ابن حبان عقب هذا الحديث فی هذا الخبر بیان صحیح علیٰ ان اولی الناس برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القیٰمۃ یکون اصحٰب الحدیث اذ لیس فی ھذہ الامۃ قوم اکثر صلوۃ علیہ منھم وقال غیرہ لانھم یصلون علیہ قولا وفعلا" (انتھٰی)

یعنی امام ابن حبان نے یہ حدیث روایت کر کے کہا کہ اس حدیث میں صحیح بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب قیامت کے دن اہلحدیث ہونگے کیونکہ اس امت میں یہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود پڑھتے تھے۔ اور دوسروں نے کہا کہ یہی لوگ قول اور فعل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے تھے

نواب قطب الدینؒ نے مظاہر حق شرح مشکوٰۃ میں باب الصلوٰہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ملا علی قاریؒ کی مانند لکھا ہے۔

مقامِ غور ہے کہ اکثر ان جاہلوں میں سے اہلحدیث پر اعتراض کرتے ہیں کہ اہلحدیث درود کے منکر ہیں اور گستاخ رسول ہیں۔ ہم نے ان کا جھوٹا الزام رفع کرنے کے لیے انہی کے دو گواہ بمصداق انہی کا جوتا انہی کے سر پیش کر دیئے ہیں۔ تاکہ وہ میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن۔ شاید انہیں زبان بندی نصیب ہو اور کچھ عقل آئے۔

انصاف سے سوچا جائے کہ جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی وجہ سے سب سے زیادہ قریب ہوں گے وہ بھلا درود کے منکر اور گستاخ کیوں کر ہونے لگے؟ بلکہ وہی اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے اور درود بھیجتے ہیں۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ جو آپؐ کے مقابل اپنی طرف سے شرکیہ اور غلط الفاظ وکلمات پر مبنی درود، آپؐ کے طریقہ اور حکم کے خلاف ادا کرتے ہیں وہی درود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے منکر اور گستاخ ہیں۔

یہ بھلا کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی کسی کی بات نہ مانے اور پھر اس سے محبت کا دعویٰ بھی کرے۔ مجھے رہ رہ کر محمود غزنوی کے دربار کا واقعہ یاد آ رہا ہے محمود غزنوی اپنے وزیر ایاز سے بہت اچھا سلوک کرتا تھا، دوسرے وزراء اور درباری اس سے حسد کا شکار ہو گئے اور محمود کے کان ایاز کے خلاف بھرنے لگے۔ کہ ایاز آپ کو پسند نہیں کرتا، بلکہ شاہی کے خواب دیکھ رہا ہے۔ محمود نے ایک دن بر سر دربار اپنے تاج کی زینت ہیرا درمیان میں رکھا اور ایک ایک کر کے سب کو اسے توڑنے کا حکم دیا۔ ہر کوئی آتا اور ہیرا توڑنے سے ان لفظوں سے معذرت کرتا، کہ عالی پناہ! میری یہ جرأت کیونکر ہو سکتی ہے کہ آپ کے تاج کی زینت ختم کردوں۔ میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ آخر کار ایاز کی باری آئی محمود نے ایاز کو حکم دیا۔

"ایاز! یہ ہیرا توڑ دو"

ایاز نے اُف نہیں کی اور ہیرا توڑ دیا ٹکڑے دیکھ کر سارے حاسد خوش ہو گئے کہ اب ایاز کی شامت آئی، محمود نے پوچھا، ایاز! جب سب نے میرے تاج کی زینت ختم کرنے سے انکار کیا ہے تو تم نے کیوں توڑ دیا۔ ایاز نے کہا، آقا! آپ کا حکم اس ہیرے سے زیادہ قیمتی تھا!

ع لان المحب لمن یحب مطیع

محبت خالی دعوے کا نام نہیں، محبت محبوب کی اطاعت اور بات ماننے کا نام ہے۔ اطاعت کرنے والا دعوے نہ بھی کرے وہ محب ہی ہے اور دعوے کرنے والا ریا کار تو ہو سکتا ہے محبت کرنے والا نہیں۔ یہی حال جاہلوں کا ہے کہ خالی دعوے ہی ہے، اطاعت واتباع نہیں اور ایسا فرد گستاخ ہے محبّ نہیں۔

آیئے جاتے جاتے جاہلوں کی فقہ کے چند حوالے ملاحظہ کرتے چلیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن سے معلوم ہو گا کہ یہ درود کے منکر ہیں ہم نہیں ان کے اکثر فتاوٰی ہیں ہے کہ درود اگر زندگی میں ایک دفعہ بھی پڑھ لیا تو کافی ہے درود مباح ہے۔ فرض نہیں عدم فرضیت کے لیے دیکھئے ہدایہ جلد ۱ ص۹۸ ج۳ شرح وقایہ ص۱۱۵ اسی طرح صرف تشہد کو درود کے بغیر کافی سمجھتے ہیں چنانچہ شرح وقایہ میں ہے امام نے تشہد کے بعد باتیں کی اور مسجد سے نکل گیا تو نماز جائز ہے ص۱۱۶ مقتدی نے تشہد کے بعد امام سے باتیں کی تو نماز جائز ہے (درمختار ص۲۴۵ ج۱) تشہد میں پاد مارا تو نماز ہو گی سلام کی ضرورت نہیں درمختار ص۲۴۵ ج۱ ہدایہ ص۴۰۵ ج۱ ص۳۸۰ شرح وقایہ ص۱۱۵

متفرق باتیں :

الحمد للہ ہم نے غلط درود کی وضاحت میں تقریباً تمام طرح سے مختصر بحث کر دی ہے اور واضح کیا ہے کہ مشروع اذان میں کلمات معدود و متعین ہیں ان میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی نہ ان کی ترتیب بدل سکتی ہے۔ درود اذان کے بعد ہے پہلے نہیں اور وہ بھی اصلی اور مشروع منقول از رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہ آج کل کا بناوٹی اور غیر اصلی درود۔ جب کہ بناوٹی درود غلط اور شرکیہ ہے جس کے کئی ایک مفرات ہیں اور یہ کسی طرح بھی اصلی درود کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور پھر یہ بھی بتا دیا گیا، کہ اہلحدیث ہی درود پڑھنے والے ہیں، دوسرے درود کے منکر ہیں۔ جو نماز میں بھی درود کو اہمیت نہیں دیتے۔

اس تمام بحث سے ثابت ہو گیا کہ موجودہ فعل جس کے روکنے کا محکمہ اوقاف نے سرگرم جاری کیا ہے بدعت، غیر مشروع اور نا جائز و غیر صحیح ہے۔ اس لیے اس کو بند کر دینا چاہیئے۔

ایک بات بڑی عجیب ہے جب بھی کوئی صحیح بات ہوتی ہے تو یک دم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت سعودی پر پل پڑتے ہیں اور فرماتے ہیں کسی غیر ملکی کو ہمارے
ہاں دخل دینے کی ضرورت نہیں، اور دین باہر سے نہیں لانے دیا جائے گا
اتنی عقل نہیں بیچاروں کو کہ دین تو وہی ہے جو اسی ملک سے آیا ہے، جو وہاں
سے نہیں آیا وہ دین نہیں بے دین کے دماغ کا خلل ہے۔ پھر یہ نہیں تو اپنے
حکیم الامت احمد یار خان کی، جاء الحق، ہی دیکھ لیں جس میں تقلید کی بحث میں
لکھا ہے کہ حجاز میں کوئی غلط نظریات والا فرد امام نہیں ہو سکتا کہ وہاں کی حفاظت
اللہ کے ذمہ ہے۔

بہرحال بات غلط غلط ہی ہوگی، اور اسے غلط کہنے کا ہر ایک کو حق ہے غلطی
والے کو چاہیئے کہ وہ اپنی غلطی سے باز آجائے اور غلطی کی نشاندہی کرنے
والے کا شکریہ ادا کرے۔ قرآن وحدیث کی رو سے۔ ائمہ کے نزدیک بھی موجودہ
فعل امر قبیح ہے اس سے رک جانا چاہیئے اور جلد از جلد اس غلط درود کے غلط
ورود سے قطع تعلق اختیار کرنی چاہیئے۔ تاکہ اللہ بھی خوش ہو اور دین و دنیا
میں بہتر رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکملہ

میں اپنا مضمون ختم کر کے کاتب صاحب کے حوالے کر چکا تھا، کہ محترمی بزرگوارم قاری سلطان احمد صاحب میانوالی کے ہاں جانا ہوا، آپ نے میری کاوش پر مجھے شاباش دی، اور ساتھ ہی مفتی غلام سرور صاحب بریلوی کی ایک کتاب بھی دکھائی اور حکم دیا اس کے جواب کو بھی اپنی کتاب میں شامل کردوں، کتاب کو دیکھا تو پتہ چلا وہی باتیں ہیں جن کا جواب ہم دے چکے ہیں، (بغیر نام لیے) بہر حال قارئین اگر بغور پڑھیں گے تو سبھی کچھ جان لیں گے۔

محترم قارئین! مفتی غلام سرور صاحب کی قریبًا تمام ہی باتوں کا جواب آپ میری کتاب میں پا لیں گے، انہوں نے زیادہ زور اس بات پر دیا ہے کہ جو کام ثواب کی نیت سے ہو وہ بدعت نہیں حالانکہ ہر ذی شعور سمجھتا ہے کہ وہی تو بدعت بنتا ہے جو بظاہر بہت بھلا لگے، اگر بظاہر ہی برا ہو تو دین کے نام پر اسے قبول کون کرے گا؟ باقی رہی بدعت حسنہ کی اصطلاح تو معلوم نہیں بدعت بھی ہو اور حسنہ بھی ہو، یہ کیا ہے؟ شراب بھی اور مطہر بھی! مشرک بھی اور اچھا بھی! رات بھی اور سفید بھی! دو متضاد باتوں کو ایک کے حکم میں رکھنا، ایں چہ بوالعجبی است؟ محترم! ہر اصطلاحی بدعت گمراہی ہے! کُلُّ بدعۃ ضلالۃ الحدیث۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ان بریلوی حضرات کی عقلوں کو کیا ہوا ہے؟ ہر جگہ تضادات کا شکار ہیں، ایک طرف نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دان بھی مانتے ہیں، دوسری طرف ان کی بتائی ہوئی کھلی کھلی باتوں کے برعکس، نئی نئی باتیں بھی دین میں شامل کیئے جاتے ہیں، حالانکہ منزل من اللہ شریعت کا فرمان ہے کہ دین مکمل اور پورا ہو چکا پھر دین میں ان باتوں کی ضرورت تھی تو کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی زبان سے اعلان ہوتا تھا۔ (نعوذ باللہ) پھر یہ کہنا کہ بدعت وہ ہے جس کی اصل نہ ہو؟ اذان سے قبل درود کی اصل ہے کہ حکم ربی ہے درود پڑھو مطلقاً اس کو اصل بنا کر ہر جگہ درود پڑھا جا سکتا ہے۔ حالانکہ خود انہی کی فقہ نے اور ان کے علماء نے (جیسا کہ مولوی احمد رضا قصوری کا حوالہ ہم پیچھے دے چکے ہیں) درود کو ہر جگہ صحیح نہیں بتایا، بلکہ نماز میں ضروری نہیں سمجھا، نیز یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے بعد کا تعین کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف کرنا نہ صرف بدعت بلکہ صریحاً ضلالت ہے۔

اور پھر جب اللہ کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر ہوگا اللہ تعالیٰ کے بعد ہی ہوگا، یہاں استشہار اسلام، نماز کے اعلان و اعلام میں بھی سب سے پہلے اللہ کی کبریائی ہے، خود ساختہ درود سے اس کی نفی ہوتی ہے۔

عجیب بات ہے احمد رضا خان کے ترجمے میں بسم اللہ الخ کے ترجمے میں سب سے اول لفظ "اللہ" لانے کو تو ادب الٰہی قرار دیا جائے اور دیگر مترجمین کو غلط، اور نا معلوم کیا گیا! اور یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کی کھلم کھلا نفی کی جائے، شعارِ اسلام کو بدلا جائے اور اللہ کی کبریائی و عظمت سے شرکیہ الفاظ کو مقدم کر لیا جائے تو شرم نہ آئے "تفو بر تو اے ...... تفو!

اوپر سے دیدہ دلیری دیکھیے اسے نیکی کا کام کہا جا رہا ہے۔ ہم نے ان تمین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا واقعہ نقل کیا ہے، جو عبادت و ریاضت اور صوم و صلوٰۃ میں (اصل) ہوتے کے باوجود بڑھنے لگے تو رسول اللہ نے انہیں ڈانٹ پلائی کیا وہ بدعت حسنہ نہ تھی ترمذی اور ابو داؤد میں ہے کہ سالم بن عبید کی محفل میں اک شخص نے چھینک کے بعد "السلام علیکم" کہا تو حضرت سالم نے فرمایا "علیك وامك" اس شخص نے برا محسوس کیا تو آپ نے فرمایا میں نے وہی کہا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا، چھینک آئے تو الحمد للہ کہنا چاہئے،

اسی طرح ابن عمر نے الحمد للہ کے ساتھ "والسلام علی رسول اللہ" کے الفاظ ادا کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منع فرمایا تھا (یہ ترمذی میں ہے ہم اسے بھی نقل کر چکے ہیں) حالانکہ یا بھی سلام اور اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کی اصل ہے۔

ایسے ہی ان لوگوں کا ذکر بھی ہم نے کیا ہے جو حلقہ باندھ کر درود کر رہے تھے اور ابن مسعودؓ نے کیسا ناراضگی کا اظہار فرمایا تھا،

دراصل معاملہ کچھ اور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت فرما کر" وصایا شریف کے مطابق احمد رضا خان کی کتب میں موجود دین پہ چلنا چاہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہر معاملہ میں شریعت کے خلاف عمل ہے، حتیٰ کہ اتنی دیدہ دلیری کا مظاہرہ ہے کہ کہا ہے کہ درود ابراہیمی نامکمل ہے" (نعوذ باللہ) دیکھئے گجراتی کی نور العرفان، صفر ۱۰، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۸۹ ماہ نامہ رضائے مصطفےٰ جمادی الثانی ۱۳۹۲ صفحہ ۲ غور کیجئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بلکہ ماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کی شہادت سے اللہ کا عطا کیا ہوا درود نامکمل ہوا اور جہالت کی پیداوار، شرکیہ الفاظ پر مبنی صحیح اور مکمل۔

اسی طرح ان کا مطاع احمد رضا خان بریلوی الملفوظ جلد ۴ صفحہ نمبر ۱۴ میں لکھتا ہے۔

اس عبدہ ورسولہ سے (کہ عبد پہلے اور رسول بعد میں ہے) مجھے ایسی ناگواری ہوتی ہے گویا تیر سینے سے پیٹھ کر نکل گیا، یہاں یہ بات یاد رہے کہ ہر مسلمان ہونے والے کو یہ الفاظ ادا کرنے ہوتے ہیں جو بریلوی صاحب کو بہت ہی ناگوار گزرتے ہیں۔ (مسلمانی کیا رہی؟)

حقیقتاً یہ لوگ کم علمی، تعصب، عداوتِ اہل حق، جھوٹی اور سستی شہرت، فروغ منافرت، اعدائے اسلام سے اخوت و محبت، عوامی کثرت، حرص و منافعت کے لیے نئی نئی اور خلافِ حقیقت و شریعت حرکتیں اور باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور اسی میں عوام کو دھوکہ دینے کیلئے غیر صحیح، موضوع، غیر اصل اور غیر تحقیقی روایات و عبارات پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے فریب سے بچالیں۔ آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تتمہ

سارے مسودے کی کتابت ہو چکی تھی، کہ بریلوی حضرات کا ایک اور کتابچہ نظر سے گزرا لکھنے والے ہیں ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی،، اس میں مروجہ درود پڑھنے کی وجوہ لکھتے ہیں کہ

● لاؤڈ اسپیکر کی خرابی معلوم کرنے کے لیئے ہیلو ہیلو، ون ٹو تھری کی جگہ تاکہ لاؤڈ اسپیکر کی نبض معلوم ہو سکے۔

● عوام میں مساجد کے امتیاز کے لئے تاکہ لوگ وہابی یا دیوبندی امام کے پیچھے اور انکی مسجد میں نماز ضائع نہ کرلیں۔

● وہابیوں اور دیوبندیوں سے اپنی نمازوں اور مساجد کو بچانے کے لیئے بطور شعار۔

● وہابیوں دیوبندیوں کی اس امر میں مخالفت کے ردعمل کے طور پر (ضد کرتے ہوئے)

● ضرورت زمانہ کے مطابق احکام شرعیہ کی حیثیت کذائیہ تبدیل ہوتی ہے چنانچہ اذان کے ساتھ مروجہ درود بھی ضرورت زمانہ ہے۔ (ص۳ تا ص۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین خود ہی غور فرمائیں کہ مندرجہ بالا وجوہ کا شریعت میں کتنا دخل ہے ؟ اور کیا ان وجوہ کی بناء پر شریعت میں زیادتی جائز ہے ؟ نعوذ باللہ ! قطعیت کا یہ عالم اللہ رسول سے دور تو کر سکتا ہے نزدیک نہیں۔

اس کتابچہ کے ص۱۱ تا ص۱۲ پر ایک حوالہ سے بھی اپنے اس فعل کی تائید کرتے ہیں ہم اس حوالہ کو بغیر کسی تبصرہ کے یہاں نقل کر رہے ہیں فیصلہ قارئین خود کر لیں کہ یہ اُنکی تائید ہے یا تردید لکھتے ہیں۔

علامہ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ جو کہ ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ کے استاذ ہیں اذان کے متعلق چند سوالات کئے گئے موصوف اپنے فتاویٰ کبریٰ میں انکے جوابات لکھے، ان سوالات میں تین سوال یہ بھی تھے کہ :-

۱ :- نبی علیہ السلام پر اذان سے قبل درود شریف مسنون ہے یا نہیں جیسا کہ بعد الاذان مسنون ہے ؟

۲ :- یہ کہ صلوٰۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل (اذان کے بعد) محمد رسول اللہ کہنا مسنون ہے یا نہیں ؟

۳ :- یہ کہ محمد رسول اللہ اذان کے فوڑا بعد کہنے سے اور قبل الاذان صلوٰۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روکا جائیگا یا نہیں ؟

علامہ موصوف نے فرمایا :-

اما الصلوٰۃ و السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان والاقامۃ فانھما مندوبان

یعنی اذان و اقامت کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب ہے۔

ولم نری فی شیئ منھا التعرض للصلوٰۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علیہ قبل الاذان ولا الی محمد رسول
اللہ بعدہ و لم نری ایضاً فی کلام ائمتنا
تعرضا لذلک ایضاً فحینئذ کل واحد من
ھذین لیس بسنۃ فی ذلک المحل المخصوص
نھی عنہ ومنع منہ لانہ تشریع بغیر
دلیل ومن شرع بلا دلیل یزجر عن
ذلک وینھی عنہ۔

یعنی قبل اذان ہم نے یہ حکم کسی حدیث میں نہیں دیکھا اور اذان کے بعد محمد رسول اللہ کہنے کا حکم بھی ہم نے کسی حدیث میں نہیں پایا لہذا ان میں سے کوئی بھی اپنے محل مذکور میں سنت نہیں۔ جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کام کو بھی اس کے محل مخصوص میں اس کے سنت ہونے کا معتقد ہو کر کرے گا۔ اسے روکا جائے گا "۔

نوٹ :۔ خط کشیدہ الفاظ صاحب کتابچہ نے اپنی طرف سے بڑھائے ہیں۔ اصل عبارت میں مذکور نہیں اور خط ہم نے کھینچا ہے۔ تاکہ انکی ذھنیت اور تحریف واضح ہو اسی طرح کچھ عبارت کا ترجمہ چھوڑ گئے ہیں وہ ترجمہ یوں ہے

محل مخصوص میں (ان کاموں سے) روکا جائے گا اور منع کیا جائیگا اس لئے کہ شروع کرنا ہے بغیر دلیل کے اور جو بغیر دلیل شروع کرے اس سے جھگڑا کیا جائے گا اور اس کام سے روکا جائے گا۔

فائدہ :۔ اس عبارت کو نقل کر کے موصوف خود ہی الجھ گئے چنانچہ کھسیانی بلی کی طرح کھمبا نوچتے ہوئے لکھتے ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے ہرگز اس اعتقاد سے نہیں پڑھتے کہ قبل اذان کی خصوصیت سنت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعینہٖ ص۳ پر لکھا ہے ہم پوچھتے ہیں جب یہ سنت نہیں تو پھر کیا ہے؟ بدعت نہیں تو کیا ہوا؟ اور پھر سنت نہیں تو اسے مسلمین کے درمیان وجہ نزاع کیوں بنایا جا رہا ہے؟ اس پر اتنی ردوقدح کیوں؟

اس کتابچہ کے ص۱۲ پر علامہ ابن حجر کی عبارت کے بعد کا ٹکڑا نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اس عبارت کے بعد متصلاً امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے (فائدہ) کا عنوان قائم کر کے فرمایا:۔

قد احدث الموذنون الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقب الاذان للفرائض الخمس الا الصبح والجمعۃ فانھم یقدمون ذلک فیھما علی الاذان والا المغرب فانھم لا یفعلونہ غالبا وقتھا وکان ابتدا حدوث ذلک فی ایام السلطان الناصر صلاح الدین بن ایوب بامرہٖ فی مصر واعمالھا وسبب ذلک ان الحاکم المخذول لما قتل امرت اختہ الموذنین ان یقولوا فی حق ولدہٖ السلام علی الامام الطاھر ثم استمر السلام علی الخلفاء بعدہٖ الی ان ابطلہ صلاح الدین المذکور وجعل بدلہ الصلوٰۃ والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم مافعل فجزاہ اللہ خیرا ولقد استفتی مشائخنا وغیرھم فی الصلوٰۃ والسلام بعد الاذان علی الکیفیۃ التی یفعلھا الموذنون فافتوا بان الاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنة والكيفية بدعة وهو ظاهر كما علم مما قررته من الاحاديث۔

(فتویٰ کبریٰ ج ۱ ص ۱۳۱)

جاری کیا موذنوں نے صلاۃ وسلام رسول پاک ﷺ پر پانچ فرض نمازوں کی اذان کے بعد سوائے صبح کو اور جمعہ کے کیونکہ ان دونوں میں صلوٰۃ وسلام کو اذان پر مقدم کرتے تھے اور سوائے مغرب میں کیونکہ ان مغرب میں وقت کی تنگی کی وجہ سے وہ اکثر نہ پڑھتے تھے۔ اس کے جاری ہونے کی ابتدا سلطان ناصر صلاح الدین بن ایوب کے زمانہ میں اس کے حکم سے مصر اور اس کے علاقوں میں ہوئی اسکا سبب یہ ہوا کہ حاکم مخذول جب قتل کر دیا گیا تو اس کی بہن نے موذنوں کو حکم دیا کہ وہ اس مقتول حاکم کے بیٹے کے حق میں کہیں "السلام علی الامام الطاهر"، پھر اس کے بعد یہ سلام خلفاء پر استمرار کیساتھ جاری رہا یہاں تک کہ اسے صلاح الدین مذکور نے روکا اور اس کی بجائے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام شروع کیا؛ اس نے بہت اچھا کیا اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے اور ہمارے مشائخ اور انکے علاوہ دیگر مشائخ سے فتویٰ طلب کیا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کے بارے میں اذان کے بعد اسی کیفیت پر جسکے مطابق موذنین کرتے ہیں۔ تو انھوں نے فتویٰ دیا کہ اصل سنت ہے اور کیفیت بدعت ہے۔ اور وہ ظاہر ہے جیسا احادیث کی روشنی میں میں نے اسے ثابت کیا۔

نوٹ:۔ موصوف نے اپنے کتابچہ میں اسکو بھی اپنی تائید میں میں نقل کیا ہے مگر پوری عبارت واضح ہے یہ کام بدعت ہے یاد رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱ :- یہ عبارت بعد الاذان درود سے متعلق ہے۔

۲ :- پھر بھی اس کے متعلق حکم ہوا کہ اصل سنت ہے (یعنی مطلقاً اذان کے بعد درود پڑھنا) مگر کیفیت بدعت ہے (یعنی موذن کا اسطرح پڑھنا جیسا کہ خط کشیدہ عبارت سے واضح ہے)

۳ :- قبل اذان درود وسلام کے متعلق پہلی عبارت (سے واضح ہے)

۴ :- یہاں درود سے مراد مروجہ الفاظ والا درود نہیں۔

فائدہ :- دعائیہ کلمات سے یہ مطلب نہیں لینا چاہیے، کہ اس کام کو اچھا سمجھا تاکہ یہ ہوتا رہے اگر ایسا ہوتا تو سختی سے اسکا رد نہ کرتے بلکہ اس لیئے دعا دی کہ اس نے ایک بادشاہ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح فوقیت[1] دی۔ سلطان ہمارے لیئے شارع نہیں ہے بلکہ شارع صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن حجرؒ نے لکھا علامہ سخاوی نے بعینہٖ اپنی کتاب البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع میں " ما احدثه الموذنون عقب الاذان " کا عنوان قائم کر کے ارقام فرمایا ہے۔

ہم طوالت کے خوف سے اسی پر بس کرتے ہیں اور اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ صرف قرآن وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور یہ بھی توفیق عطا فرمائیں کہ ہم کسی طرح دین میں زیادتی نہ کریں بلکہ جو شریعت نے کہہ دیا کریں ورنہ نہیں۔

فقط والسلام

www.KitaboSunnat.com

---

[1] انکو بھی چاہیے کہ سلطان سے دلیل نہ لیں بلکہ ان پر رسول اللہ کو فوقیت دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عبادت — اذان

المكتبة الرحمانية
20054